Digitized by Khilafat Library Rabwah.

فہرست بعض مطالب اشاعۃ السنہ جلد نہم بابت سنہ ۱۳۰۳ھ مطابق سنہ ۱۸۸۸ء

نمبر پرچہ	نمبر صفحہ	مطالب	مطالب	نمبر صفحہ	نمبر پرچہ
۱	۲	کیفیت سالانہ	متغلب کی اطاعت اسکی رعایا پر واجب ہے	۵۲	۲
〃	۳	خوش فہمی یا ناخوشی	اس زمانہ کا امام سے خالی ہونا	〃	〃
〃	۴	مدرسہ علیگڈہ کی مسجد	نواب صاحب کے حق مین گورنمنٹ سے سفارش	۷۰	۳
〃	۵	نواب صاحب بہوپال اور ان کی ملکی یا اسلامی بہائی	گروہ اہلحدیث کی مخالفین کے الزام سے برارت	۷۱	〃
〃	〃	نواب صاحب کو بعد معزولی نواب کہنے کی وجہ	گروہ اہلحدیث اپنے اکابر کے مقلد نہین	۷۲	〃
〃	۶	نواب صاحب پر الزامات کا خلاصہ	نواب صاحب کو ہماری مجدد کہنے کی وجہ	۷۴	〃
〃	۷	مخالفین گروہ اہلحدیث کا کل گروہ پر الزام بغاوت	بقیہ مضمون بغض و تہاجر جو نمبر ۱۲ جلد ۸ سے	۷۷	〃
〃	۹	دین محمد مفسد کا عدالت بہوپال سے سزا یاب ہونا	شروع ہے		
〃	۱۱	منجملہ تصانیف نواب صاحب دیوان (۱) خطب سے	حدیث (الحب للہ والبغض للہ) مین اہل تباغض کی	۷۷	〃
		رفع الزام	غلطی کا بیان		
〃	۱۳	ان کی کتاب (۲) ہدایت السائل سے رفع الزام	حدیث حوض اہل بدعت کے حبط اعمال مین نص نہین	〃	〃
〃	۱۵	نواب صاحب کی تصانیف مین گورنمنٹ کے مخالف	مقلدین تقلید کے سبب مشرک نہین ہو سکتے	۷۹	〃
		بعض مسائل درج ہونے کا سبب	حدیث ششم (تغییر منکر) مین انکی غلطی کا بیان	۸۰	〃
〃	۱۶	نواب صاحب کی تصانیف کی عبارات جن مین حکم ممانعت	حب و حلف غیر اللہ پر شرک کا اطلاق و معہذا اسکے	〃	〃
		جہاد ہے۔	مرتکب کا مشرک نہ ہونا۔		
〃	〃	عبارت ہدایت السائل	عادۃً حلف بغیر اللہ شرک نہین ہے	۸۱	〃
〃	۱۷	عبارت مولد العوائد	تقلید بمقابل نص کے شرک ہونیکی صورت اور	۸۲	〃
〃		عبارت روض خصیب و ترجمان وہابیہ	مقامات اشاعۃ السنہ سنین گذشتہ کی اوسپر شہادت		
〃	۲۰	عبارت اکلیل	اس اعتراض کا جواب کہ جو فعل شرک ہو اسکا فاعل	۸۴	〃
〃	۲۴	اس اعتراض کا جواب کہ "نواب صاحب نے مواخذہ	مشرک کیون نہ ہو		
		کے بعد یہ مضامین شائع کیے ہین"	حدیث (تغییر منکر) کے معنے سمجھنے مین خراسانیون	۸۵	〃
۲	۲۹	ان کی کتاب ترجمان وہابیہ سے رفع الزام	کی غلط فہمی۔		
〃	۳۲	ہندوستان کے اہلحدیث وہابی نہین ہو سکتے	آثار صحابہ سے تمسک کرنے مین اہل تباغض کی	۸۶	〃
〃	۳۶	ترجمان وہابیہ پر لارڈ رپن کا شکریہ	غلطی کا بیان۔		
〃	۳۹	انکے کتاب اقتراب سے رفع الزام	حضرت عائشہ صدیقہ کی ابن زبیر سے ترک کلامی کا	۸۷	〃
〃	۴۰	اقتراب کے التزامات کی فہرست	جواب		
〃	۴۲	اس کتاب کی غرض تالیف مہدی سوڈانی کے	حضرت ابوبکر کے مسطح پر ترک احسان کا جواب	۸۹	〃
		مہدی نہ ہونے کا اظہار ہے	حضرت حاطب بن کی بلتعہ کا ایک جرم سنگین	۹۰	〃
〃	۴۳	جہوٹی مہدیون کی فہرست	کے ساتھ حقوق اسلام سے محروم نہ ہونا۔		
۲ و ۳	۴۸ سے ۶۹	اقتراب پر الزامات کا جواب	قاتل مومن کا مومن ہونا	۹۱	〃
〃	۴۹ و ۶۳	مہدی موعود کی نسبت اہلحدیث کا خیال	گورنمنٹ کا شکریہ اور اہل اسلام کو مژدہ	۹۷	۴

نمبر حاشیہ	نمبر صفحہ	مطالب
"	۹۹	مسلمانوں کی قدیم ترقی
"	۱۰۳	تعلیم انگریزی وغیرہ علوم دنیاوی کا جواز
"	۱۰۴	انگریزی تعلیم کے نقصان کا علاج
"	۱۰۷	انگریزی کی سیکھ سے بعض اہل علم و مشائخ کا مستثنیٰ ہونا۔
"	۱۱۳	انسداد فساد ہندو مسلمانوں کی تجویز
"	۱۲۰	اہلحدیث کا خطاب پر انا ہے اور یہ دوسرے مسلمانوں کے دل آزاری کا موجب نہیں ہے
۳ و ۵	۱۲۱ و ۱۲۲	سو کتب میں جنس کی عبارات جنہیں اہلحدیث کو اس خطاب سے یاد کیا گیا ہے۔
۵	۱۲۷	علماء حنفیہ نے زمانہ حال کا اس باب میں سو سے
"	۱۲۹	سر سید احمد خانصاحب کی اس پر شہادت
"	۱۳۰ و ۱۳۱	اس عبری پر دوسری دلیل اور گروہ اہلحدیث کے اہلحدیث کہلانے کی وجہ۔
"	۱۳۱	تیسری دلیل کہ وہ تشبیہ جامع مانع نہیں ہوتی
"	۱۳۵	سرسید چشم آریہ کا خلاصہ
"	۱۵۹	بقیہ مضمون "بغض در تہاجر"۔
"	۱۶۰ تا ۱۶۷	آیات قرآنیہ و احادیث نبویہ جنمیں بغض در تہاجر کی ممانعت ہے
"	۱۶۸	احادیث جنمیں عیب جوئی و بدگوئی کی ممانعت ہے
"	۱۷۱	بنی اسرائیل کے ایک ناہنجار کی خود پسندی کا نتیجہ
"	۱۷۲	خلوت و عزلت کا حکم۔
"	۱۷۴	ایک نبی کا اپنی قوم سے مار کھانا
"	۱۷۷	آنحضرت صلعم کی بغض اہل حاسی سے کنارہ کشی کا جواب
۶	۱۷۹	حنفیہ کے حق میں اہلحدیث سو شفارش
"	۱۸۱	حنفیہ اور اہلحدیث کا اصول میں ایک ہونا
"	۱۸۲	سروری عبد الحی صاحب کی بے تصیبی
"	۱۹۳	امام ابو حنیفہ کو قلیل الحدیث ہونیکے سننے اور سہو کی وجہ
"	۱۹۴	اکثر وہابیت حدیث کے عشرہ کثیرہ بھی کا صحیح مطلب اور ان نادانوں کا رد جو کہتے ہیں امام صاحب صرف سترہ حدیثوں کا علم رکھتا۔
"	۱۹۶	اہلحدیث کی تحقیر عجیب سو شفارش اور علم تکفیر

نمبر حاشیہ	نمبر صفحہ	مطالب
"		اہل قبلہ کا مسئلہ۔
"	۱۹۷	مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب کا قول کہ پیرو ان مذہب خاص کو گمراہ بلکہ دائرہ اسلام سے خارج کہا ہے
"	۱۹۹	بارہ امتیازات خاص اہلحدیث میں
"	۱۹۹	تخصیص علم الٰہی بعقل
"	۱۹۹	تشہیر مضمون فرقہ اہلحدیث و گورنمنٹ
"	۱۹۷	فرقہ اہلحدیث اور گورنمنٹ
"		حکم ممانعت استعمال لفظ وہابی کی تاریخی کیفیت۔
"	۲۰۵	جیوہلی پراہلحدیث نیشنل پریس۔
"	۲۰۶	خطاب اہلحدیث کا اس موقعہ پر اختیار کرنا
"	۲۱۰	نقل چٹھیات گورنمنٹ متضمن حکم ممانعت مجدد
۲۳ و ۲۴ و ۲۵		اخبار ان کے ریمارک اس حکم کے متعلق
۶	۲۲۵	چٹھی پولیٹیکل سکرٹری لفٹنٹ گورنر پنجاب
		تحسین اس قرارداد کی اہلحدیث کا خطاب واپس لیا جاوے
"	۲۲۸	اہلحدیث کی سرت موقع جیوہلی پر شرعیت کے موافق ہے
"	۲۲۹	اس سے تین گورنمنٹ کو بدگمانی کا لحاظ نہیں
"	۲۳۰	آنحضرت کا بعض کفار کو تعظیمی الفاظ سے یاد کرنا۔
"	۲۳۱	کفار کی ڈیڈ میشنوں کے اکرام کا حکم اور عمل
"	۲۳۲	آنحضرت اور صحابہ کا فتح روم پر خوش ہونا
۳		سلطنت انگلشیہ کے خدمات برسماد فیہ پر جو اثر اہم غیر حاصل ہوئے ہیں اہل اسلام کو خصوصاً مسرت۔
"		آزادی مذہبی کے سبب سے مسرت
"	۲۳۴	دعوت جیوہلی میں فخر و ریا کا جواب
"	۲۳۵	سلطنت کی اطاعت سو بغاوت نہ کرنا مراد ہے نہ مذہب میں متابعت
"		وجوب ایفاء عہد کے دلائل
"	۲۳۷	کارکنان جیوہلی کا اظہار اور سچی احسان کا فکریہ۔
"	۲۳۹	آنحضرت کا بعض کفار کی خوبیاں بیان کرنا
"	۲۳۹	آنحضرت کا عیسائی بادشاہ حبشہ کو نیک کہنا اور مسلمانوں کو ہجرت بھیجنا
"	۲۴۰	غیر مذہب کے لیے دعا سو شفارش میں اختلاف دلائل

نمبر شمار	صفحہ	مطالب	صفحہ	نمبر شمار
"	۲۴۱	کفار کو ابتداءً اسلام کہنے کے جواز کے دلائل	۲۶۲	۹
"	۲۴۲	ایک نبی کی اپنے ارتداد والے کے حق میں دعائے مغفرت	۲۶۳	"
"	۲۴۳	آنحضرت کا کفار کے لیے دعا بارش	۲۶۳	"
"	۲۴۴	مخالفین اسلام کے نوز وغیرہ ہتھیاروں پر مشرکو فقہاء کا کفر قرار دینے کا جواب۔	۲۶۳	"
۸	۲۴۸	حدیث بن عجلہ یقدم فہرمنہم کی تضعیف	۲۶۴	"
"	۲۴۹	آنحضرت کا لباس اقوام عرب میں	۲۶۵	"
"	۲۵۱	خطا بالحدیث کی عیوں گزار ہے پر شہر کی شہادت	۲۶۵	"
"	۲۵۳	احمد شیخ ایڈیٹر بھضد نفشنٹ گورنر پنجاب	۲۶۵	"
۹	۲۵۵/۱	الاقصاد فی مسائل الجہاد	۲۶۵	"
"	"	اغراض تالیف رسالہ جہاد	۲۶۵	"
"	۲۵۹/۳	تمہید جہاد کے اقسام ملکی و مذہبی کی تفصیل ہے۔	۲۶۵	"
"	۲۶۱/۵	(۱) مسئلہ اصل مقصود عبادت ہے جہاد اس مسئلہ کے نتائج بحق اہل اسلام و گورنمنٹ	۲۶۵	"
"	"	مسئلہ جہاد بغرض مدافعت ہے ہو نہ بغرض جبر و ہدایت کرتے تاید اکثر دینی کی	۲۶۵	"
"	۲۶۶	قول ابن الہمام و اسکی تائید میں	۲۶۵	"
"	۲۶۹/۳	عورتوں کو نہ مارنے کا حکم۔	۲۶۵	"
"	۲۷۱/۱۵	فلیون پادریوں بچوں اور درویشوں کو نہ مارنے کا حکم	۲۶۵	"
"	۲۷۳/۱۵	جبراً مسلمان نہ کرنے کا حکم	۲۶۵	"
۹	۲۷۴/۱۶	نتائج مسئلہ دوم بحق اہل اسلام و گورنمنٹ	۲۶۵	"
"	۲۷۵/۱۹	مسئلہ جس ملک میں مذہبی آزادی ہو وہ دار الاسلام ہے نہ دار الحرب اسلئے یہ مذہبی چڑھائی جائز نہیں اور نہ اس سے ہجرت واجب ہے۔	۲۶۵	"
"	۲۷۶/۲۰	دار الاسلام ہونے کی شرط	۲۶۵	"
"	۲۷۷/۲۱	ہجرت صفحہ اور صفحہ کا دار الاسلام ہونا	۲۶۵	"
"	۲۸۱/۲۵	مسئلہ سوم کے نتائج ہندوستان پر مذہبی چڑھائی اہل اسلام کے سلاطین کر ہی جائز	۲۶۵	"
"	۲۹۳/۲۶	مسئلہ کفار لائق جنگ سے ہی صلح کی اجازت ہے	۲۶۵	"

نمبر شمار	صفحہ	مطالب	صفحہ	نمبر شمار
	۲۹۲	اگر مصلحت ہو۔	۲۶۵	۹
	۲۹۲	مسئلہ (۵) صلح کے بعد ایفا عہد واجب ہے	"	"
	"	آنحضرت کی کفار مکہ سے مصالحت	۲۶۵	"
	"	آپ کی یہود خیبر سے مصالحت	۲۶۵	"
	"	آپ کی نصاریٰ نجران سے صلح	۲۶۵	"
	"	عہد شکنی کی ممانعت کے دلائل	۲۶۵	"
	"	عہد والوں سے رفع عہد کے بغیر لڑنا حرام ہے	۲۶۵	"
	"	مقتل کفار مسلمانوں کے ملک پر قابو پانے سے	۲۶۵	۱۰
	"	ہو جاتیں تو اسکے مالک ہو جاتے ہیں		
	"	مسلمان کسی ملک یا شہر میں صرف امن دلا کر رہنے سے		
	"	عہد قائم ہو جاتا ہے اور غدر حرام گو لفظی اور		
	"	صریح عہد نہ ہوا ہو۔		
	۲۹۲	عقیل کا تسلط آنحضرت کو گھر دن پر سبب		
	"	ملک ہوا		
	۲۹۸	اس مسئلہ کی تائید کتاب ہدایہ سے		
	۲۹۹	امام شافعی کا اسمیں اختلاف اور اسکی دلیل		
	۳۰۰	اس دلیل کا جواب		
	۳۰۱	مال غنیمت میں امام کے حقوق خالصہ		
	۳۰۳	امن دلا کر ٹھہرے رہنے سے عہد قائم ہونے پر		
	۳۰۴	حدیث سفینہ کی شہادت		
	۳۰۶	مسئلہ ۴ و ۵ و ۶ و ۷ کے نتائج		
	۳۰۸	ہندوستان کے مسلمانوں کا لحاظ عہد قرین		
	۳۰۸	مصلحت ہونا۔ رئیس (۱) رعایا گروہ (۲) دسار رعایا و		
	"	گورنمنٹ۔		
	"	قسم اول دوم کے عہد کا ثبوت		
	۳۰۸	قسم سوم کے عہد کا ثبوت		
	"	گورنمنٹ کی اہلحدیث پنجاب کا عہد صریح و		
	"	لفظی ہوا ہے		
	۳۰۹	ہر ایک جنگ شرعی جہاد نہیں ہے		
	۳۱۱	مسئلہ شرط جہاد میں بڑی شرط غیبہ طن فتح ہے		
	۳۱۲	مسئلہ امام یا خلیفہ کا وجود جہاد کی بڑی شرط ہے		
	۳۱۲	مسئلہ مسلمانوں کو بحالت ناچاری بلا امام بھی		
	"	جہاد جائز		
	"	فتاوے عالمگیری ہو شرط غلبہ ظن فتح کی تائید		

نوٹ: مضمون اقتصاد الخ جیسا کہ فہرست ہذا میں چھاپا ہے مستقل بطور رسالہ کے چھپا ہے حاشیہ کے اوپر کا نمبر فاصلہ رسالہ کا ہے اور نیچے کا نمبر مستقل رسالہ کا ہے

تصحیح غلطی - صفحہ ۳۷۰ سطر ۹ جلد ۱ میں الفقہ علی کو طبع ثانی پر ۵ جلد ۱ کے اس نکتہ حاشیہ الفقہ علی حاشیہ مرقوم صفحہ ۳۵۴ کے بعد جلد ۱ کا نقد پڑھ لو)

صفحہ نمبر	سطر نمبر	مطالب
۱۰	۱۴/۱۵	شرط وجوب تقلید دلائل حدیث سے
″	۳/۱۶	صفات امام فقہ وکلام سے بحث
″	۲۵/۲۵	شرط خلافت پر شہادت احادیث
″	۲۹/۲۹	بحالت لاچاری بلا امام رہنے کی اجازت پر حدیث کی شہادت
″	۳۳۱/۱۲	مسئلہ ۹۰۰۱ کے نتائج
۱۱	۳۳۵	اپریل فول اور الحدیث اور الحدیث کی تردید قومی کی تحدیث
″	″	حنفی وغیرہ مذاہب اسلامی کی توہین توہین اسلام ہے
″	۳۳۷	حنفی مذہب کی مسائل کتاب وسنت کے موافق ہی ہیں۔
″	۳۴۷	کذب کے وعید
″	۳۴۲	الحدیث ہی عام مسلمانوں کی سرجمعت اور
″	۳۴۲۳	اسکا سبب
″	۳۴۴	امین کی مسدودی کا بیان
″	۳۴۹	تدبیر مصالحت
″	۳۴۹	افغانستان اور مسلمانان ہندوستان
″	۳۵۰	ہندوستان کے مسلمان گورنمنٹ کی مخالف کسی جہاد میں شریک نہیں ہوسکتے
″	″	مسلمانوں کے وہ مسائل جنسے یہ ملانیت حاصل ہے

صفحہ نمبر	سطر نمبر	مطالب
۱۱	۳۵۱	خلیفہ کا قریش ہونا ضروری ہے
″	″	حضرت سلطان روم قریش نہیں اور نسب نامہ حضرت سلطان
″	۳۵۲	نسب نامہ حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم
۱۲	۳۵۶	مضمون رسائل رسالہ انتقاد کا خلاصہ
″	۳۵۹	اکثر مذہبی القاب کو تبدیل صرف دعوی ہے
″	۳۶۰	اکثر ہندوؤں اور عیسائیوں وغیرہ کا اصل مذہب پر نہ ہونا۔
″	۳۶۱	مسلمانوں کا یہی حال ہے
″	۳۶۲	بعض اسلامی فرقوں کی جنکو اہل سنت نا ہی نہیں جانتے تفصیل
″	۳۶۷	اکثر حنفی حنفی نہیں ہیں۔
″	۳۶۹	اسی علم اصول کے موافق عامی بھی الحدیث کہلا سکتے ہیں۔
″	۳۷۰	بعض مصنوعی خبر افسوس اور انکو برداشت
″	۳۷۶	نصیحت (لفظ وبانی کی استعمال پر)
″	۳۷۸	تخصیص رسالہ علم الٰہی عقلی
″	″	خدا کی صنعت ہوا دس کے وجود کا ثبوت

تمت

اطلاع

عبارات ملا صاحب جہانسانی کو جنکی اغلاط کی فہرست رسالہ نمبر ۱۲ جلد ۱ میں درج ہوئی ہے ہمنے علمائے لاہور کے سامنے پیش کیا تو سبھی علما نے بالاتفاق ان عبارات کو ناپسند کیا اور غلط قرار دیا بعض علما کی تحریرات اور بعض کے ملفوظات ہمارے پاس محفوظ ہیں معتقدین ملا صاحب ان عبارات کی غلط ہونے میں شک کرینگے تو ہم ان تحریرات و ملفوظات کو شائع کرینگے۔

اشاعۃ السنۃ النبویۃ

علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ

نمبر اول دوم و سوم — معہ — جلد نہم

ضمیمہ متضمن مسائل مذہب محدثین اہل السنۃ

بابت سنہ ۱۳۰۳ھ مطابق ۱۸۸۶ء

اصول و ضوابط و شرح قیمت رسالہ و ضمیمہ

(۱) یہہ رسالہ اور اسکا ضمیمہ دونو ماہواری ہین (۲) ضمیمہ اکثر رسالہ سے علیحدہ شائع ہوتا ہی (۳) ضمیمہ رسالہ سے علیحدہ فروخت نہین ہوتا۔ رسالہ بدون ضمیمہ ملسکتا ہی (۴) رسالہ کی اصول و اغراض ذیل ہین۔

(الف) اصول اسلام اور اُسکے فروع عظام سے خصوصاً جو متعلق معاشرت ہون بحث کرنا۔

(ب) اہل اسلام کے مختلف فرقون کی باہمی اتحاد و اتفاق مین کوشش کرنا۔

(ج) مسلمانون کی دنیاوی ترقی کے مضامین شائع کرنا۔

(د) پولٹیکل مضامین سے جنکو مذہب سے تعلق ہو بحث کرنا اور قوم کی مذہبی ضرورتون کو گورنمنٹ مین پیش کرنا اور گورنمنٹ کے حقوق سے جنکی مذہب مین ہدایت ہی قوم کو آگاہ کرنا۔

(۵) ضمیمہ کا فرض صرف مسائل فرعیہ مذہب محدثین سے بحث کرنا ہے۔

(۶) قیمت رسالہ عموماً عہ سالانہ ہی خواص (رؤساء اہل اسلام) بنظر اعانت للعہ عنایت فرماتے ہین بعض اشخاص سے جنکی آمدنی چالیس روپیہ ماہوار سے زیادہ نہین رعایۃً چھ روپیہ لیے جاتے ہین۔ جنکی آمدنی دس روپیہ سے زیادہ نہین اُنسے تین روپیہ جو دس روپیہ ماہوار بھی آمدنی نہین رکھتے پر علمی بضاعت رکھتے اور اس رسالہ کی اشاعت کرتے ہین اُنسے دعا خیر ضمیمہ کی عام قیمت تین روپیہ ہی خاص چھ روپیہ رعایتی عہ ادنیٰ ۱۲ آخری ثواب آخرت۔

(۷) ان مراتب خمسہ کا تصفیہ و تقرری خریدارون کے بیان یا ایمان پر ہے۔

(۸) خط و کتابت و ارسال زر مہتمم کے پورے نام و خطاب سے حسب نشان ذیل ہونا چاہی۔

(۹) سبیل ارسال زر بجز منی آرڈر یا ہنڈوی اور کوئی نہو ورنہ مہتمم ذمہ دار نہوگا۔

ابو سعید محمد حسین مہتمم رسالہ اشاعۃ السنۃ لاہور محلہ سید مٹھہ

مطبوعہ مطبع انجمن پنجاب لاہور

فہرست مضامین

نمبر ۱ و ۲ و ۳

(۱) کیفیت [illegible] (لائق ملاحظہ خریداران)
(۲) خوش فہمی یا ناخوشی لائق ملاحظہ ناظرین ضمیمہ سراج الاخبار مطبوعہ ۲۱ جون ۸۶ء
(۳) مدرسہ علیگڈہ کی مسجد
(۴) نواب صاحب بہوپال اور انکی اسلامی یا ملکی بہائی لائق توجہ حضور لارڈ ڈفرن و سر لپل گرفن

اشتہار

انگریزی حصہ اشاعۃ السنۃ کا (جو مضمون نمبر ۴ نواب صاحب بہوپال اور انکی اسلامی یا ملکی بہائی کا ترجمہ ہے) کمپوز ہو رہا ہی جو عنقریب چھپ کر شائع ہوگا۔ اُسکی عام قیمت عہ۔ رعایتی ۸۔

تصحیح غلطی

سرورق رسالہ نمبر ۱۲ جلد ۸ مین اشتہار کشتہ طلا مین بجائے فی تولہ فی ماشہ صحیح سمجھنا چاہیے۔

ہو چکے ہین جنکی شہادت سے بحکم انصاف و قانون نواب صاحب کے خلاف مین اسکا کچھ کہنا لایق اعتبار و سماعت نہین ہے۔ کسی پولیٹکل مصلحت یا آپ جیسے مشیران سلطنت کی مشورت سے اسکو سچ مان لیا جاوے تو یہ امر دیگر ہے۔

(۳) تیسرا الزام جو ہمارے اسلامی بہائیون نے نواب صاحب بہوپال کے ذمہ لگایا ہے اسمین کسیقدر سچ ہے اور اکثر جہوٹ ملا دیا گیا ہے۔

سچ تو یہ ہے کہ انکے بعض تصانیف مین بعض عبارات بے شک ایسی درج ہین جو محل اعتراض ہین۔ اور اسمین جہوٹ ایک یہ ملایا گیا ہے کہ ان عبارات کو نواب صاحب کا کلام قرار دیا گیا اور اس سے نواب صاحب کا مخالف گورنمنٹ ہونا نکالا گیا ہے۔ حالانکہ وہ عبارات نواب صاحب کی اپنی نہین ہین۔ وہ کلام غیر ہے اور نواب صاحب کا اپنا کلام اسکے مخالف نواب صاحب کی تصانیف مین موجود ہے۔

دوم یہ کہ اکثر عبارات کا مطلب ایسا غلط قرار دیا گیا ہے جس سے گورنمنٹ کی مخالفت ثابت ہو۔ حالانکہ انکا صحیح مطلب اور ہے جس سے مخالفت گورنمنٹ کی بو تک نہین آتی۔

بقیہ حاشیہ صفحہ ۹

ایک دفعہ اس نے نواب صاحب بہوپال کو بہولا بہالا مُلّا سمجھکر دہمکایا اور ایک عرضی کے ضمن مین یہ مضمون لکھوا کر پیش کیا کہ مجھے ایکہزار روپیہ دیدو ورنہ مین گریفن صاحب کے پاس تمہاری مخبری کرونگا کہ انہون نے مجھے ایکہزار روپیہ دیکر مہدی سودان کے پاس بہیجا تھا اور ایکہزار روپیہ اور دینے کا وعدہ کیا تھا اب وہ ایکہزار روپیہ نہین دیتے۔ نواب صاحب نے اس عرضی کو عدالت فوجداری کے سپرد کیا جسپر بعد تحقیقات حسب ضابطہ وہ سزایاب ہوا ایکدفعہ اس سے پہلے بھی اُسنے ایسی حرکت کی تھی جسپر اسکو سزا ملی تہی۔ چنانچہ سررشتہ عدالت فوجداری بہوپال مین ان مقدمات کی مثلین موجود ہین۔ ان حالات و مقدمات سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ وہ نواب صاحب کا کہلم کہلا دشمن ہے اسکی کوئی بات نواب صاحب کے مخالف (اپنے بچاؤ کے لئے وہ خود بناوے یا کسی کی ترغیب و ترہیب سے رکہے) لایق اعتبار و سماعت نہین اگر ریاست بہوپال کی وفاداری اور سررشتہ عدالت بہوپال کی راستی کا گورنمنٹ کو یقین و اعتماد ہو۔

سوم - یہ کہ بعض مطالب کو محض خلاف واقعہ تصانیف نواب صاحب کیطرف منسوب کیا گیا ہے ان مطالب کا تصانیف نواب صاحب مین نام ونشان بھی نہین ہے - ہم ان تینون قسم کی غلط بیانی اپنے اسلامی بھائیون کی بہ نقل وتفصیل ان مطالب کے جو انکے ذمہ لگائے ہین بدلایل ثابت کرتے ہین اور اپنی مہربان گورنمنٹ اور عہدہ داران گورنمنٹ سے (اگر انہون نے کسی مطلب یا عبارت سے کچھ دھوکہ کہایا ہو) امید رکھتے ہین کہ وہ ہمارے بیان ودلایل کو توجہ سے ملاحظہ فرمائینگے -

سب سے پہلی کتاب جسمین گورنمنٹ سے جہاد وفساد کی رغبت دلانا نواب صاحب کے ذمہ لگایا گیا ہے - انکی کتاب **دیوان خطب** (یا موعظہ حسنہ ہے) اس کتاب کی نسبت ہمارے اسلامی بھائیون نے گورنمنٹ اور بعض عہدہ داران گورنمنٹ کو یہ سمجھایا ہے کہ اس کتاب مین نواب صاحب نے گورنمنٹ سے جہاد کرنیکی رغبت دلائی ہے اور اس غرض سے اس کتاب کو عربی زبان مین تالیف کیا اور مصر مین چھپوایا ہے کہ عرب مصر مین گورنمنٹ کے مخالف جوش واشتعال پیدا ہو -

اس کتاب کی نسبت یہ کہنا تو صحیح ہے کہ اسمین ایک خطبہ متضمن ذکر جہاد بھی تھا باقی جو کچھ لکھا گیا ہے کہ وہ نواب صاحب کا کلام ہے اور اسمین گورنمنٹ سے جہاد کرنے کی ترغیب ہے اور عربی زبان مین وہ کتاب اس غرض سے بنائی گئی اور مصر وعرب مین وہ اسواسطے چھپوائی گئی ہے کہ گورنمنٹ کے مخالف مصر مین اشتعال پیدا ہو - سب غلط ودروغ ہے -

اس کتاب مین جو خطبے درج ہین وہ ایک شخص کا کلام نہین ہے - بلکہ مختلف اشخاص کے خطبے ہین - اور وہ خطبہ جسمین جہاد کا بیان تھا - **مولانا اسمٰعیل شہید** کا خطبہ تھا - مولانا اسمٰعیل شہید کا سکھون سے اُنکی مذہب اسلام مین دست اندازی کے سبب) جہاد کرنا - اسی جہاد کی ترغیب کے لئے وہ خطبہ اُنہون نے بنایا تھا - **گورنمنٹ انگلشیہ** سے نہ اِنکا جہاد تھا - اور نہ اس گورنمنٹ سے جہاد کا اس خطبہ مین صراحتہً یا کنایتہً ذکر ہے - بلکہ اس گورنمنٹ سے وہ جہاد کرنیکو ناجائز سمجھتے تھے -

Digitized by Khilafat Library Rabwah.

اور یہ امر برملا کلکتہ مین کہہ چکے تھے - چنانچہ انریبل سیّد احمد خان نے اپنے رسالہ جواب ڈاکٹر ہنٹر مین بیان کیا ہے اور وہ نمبر ۱ جلد ۸ مین بصفحہ (۲۶۶) اور اسکے حصہ انگریزی مین بصفحہ ( ) منقول ہو چکا ہے -

نواب صاحب بھوپال نے دستور قدیم علما کے موافق علما سابق کے خطبون کو جمع کیا تو اسمین مولوی اسمٰعیل صاحب کے خطبون کو جنمین سے ایک خطبہ مین جہاد کا بھی ذکر تھا درج کر دیا - اور اس کتاب کو ہندوستان مین چھپوایا - اور (اس خیال سے کہ عام جہاد کا ذکر مسلمانون کی چھوٹی بڑی کتابون قرآن و حدیث فقہ وغیرہ مین موجود ہے جو ہر زمانہ مین بہ شرائط خاص (جو اسوقت یک قلم مفقود ہین) واجب العمل ہوتا ہے نہ بہر حال واجب - اور اس خطبہ مین خاص گورنمنٹ سے جہاد کا صراحۃً یا اشارۃً کچھ ذکر و ترغیب نہین ہے -) اس کتاب یا خطبہ کو گورنمنٹ کے مخالف نہ سمجھا - یار لوگون نے اسمین لفظ جہاد کا پایا جانا غنیمت سمجھکر بعض افسران گورنمنٹ کو نواب صاحب کیطرف سے بدظن کیا جسپر ۲۱ مارچ ۱۸۸۱ء کو کرنیل بنرمن صاحب بہادر پولیٹکل ایجنٹ سیہور علاقہ بہوپال اس خطبہ کے سبب نواب صاحب پر معترض ہوئے - **نواب** صاحب نے اس کتاب کی سبھی کاپیون کو جو انکو اسوقت میسر آئین جمع کر کے کرنیل صاحب موصوف کے سامنے چاک کروا دیا اور جب وہ نسخہ دوبارہ مصر مین چھپوایا تو اسمین سے وہ خطبہ جسمین جہاد کا ذکر تھا بالکل نکال دیا - چنانچہ وہ کتاب مطبوعہ مصر اسوقت ہمارے سامنے موجود ہے اور جو چاہے اسکو ہم وہ کتاب دکہا سکتے ہین - اسمین اُس خطبہ جہاد کا کہین نام و نشان نہین ہے -

اس سے **نواب** صاحب کا فرمانبردار اور مخالفت گورنمنٹ سے بیزار ہونا ثابت ہوتا ہے نہ اہل اسلام کو بغاوت سکہانا اور گورنمنٹ سے جہاد کی ترغیب دلانا -

* دیوان خطب کے پہلے اڈیشن کا ایک نسخہ جسمین وہ خطبہ درج ہے ہمارے پاس بھی موجود ہے - جو چاہے ہم اسکو وہ خطبہ دکہا سکتے ہین - ہم نے چاہا تہا کہ اپنی دعوے کی تصدیق کے لئے اوس خطبہ کو نقل کرتے - مگر اس خوف سے کہ ہم پر بھی اسکی نقل کے سبب ترغیب جہاد کا الزام لگایا جائیگا ہم نے اسکی نقل کو مناسب نہین سمجھا -

ہندوستان مین گورنمنٹ کے مقابلہ مین جہاد کی ترغیب دلانا اس کتاب یا خطبہ کے طبع کرانے سے انکا مقصود ہوتا تو وہ اسکو عربی زبان مین (جسکو ہندوستان کے مسلمانون مین فیصدی ایک بھی نہین سمجھتا) نہ چھپواتے بلکہ ٹھیٹھ ہندی مین اسکا ترجمہ طبع کراتے۔

مصر و عرب مین جوش پھیلانا اس سے مقصود ہوتا۔ تو مصر مین اسکو چھپوانے کے وقت وہ خطبہ متضمن جہاد اس مین سے نکال دیتے

بلکہ ہندوستان مین بزبان عربی اور مصر مین بحذف خطبہ جہاد اس کتاب کو چھپوانا قطعی شہادت دیتا ہے کہ اس کتاب کے طبع و اشاعت سے جہاد کی طرف رغبت دلانا ہرگز ہرگز انکا مقصود نہ تھا۔

اس بیان سے ناظرین باانصاف کو یقین ہوسکتا ہے کہ طبع و اشاعت دیوان خطب کے سبب نواب صاحب پر ترغیب جہاد کا الزام قایم نہین ہوسکتا۔ اور اس کتاب کی نسبت جو ہمارے بھائیون نے بعض عہدہ داران گورنمنٹ کو سمجھایا ہے وہ بجز اس امر کے کہ اسکے پہلے اڈیشن مین عام جہاد کا ذکر بھی تھا (اور سب دروغ اور خلاف واقعہ ہے۔

دوسری کتاب جسکی اشاعت کے سبب نواب صاحب پر ترغیب جہاد و بغاوت کا الزام قایم کیا گیا ہے اسکی کتاب ہدایۃ السایل ہے

اس کتاب کے نسبت ہمارے بھائیون نے گورنمنٹ کو یہ سمجھایا ہے کہ اسکے صفحہ ۸۱ سے ۹۱ تک نواب صاحب نے یہ ترغیب دی ہے کہ انگریزونکو عرب سے نکال دیا جاوے یا انکو قتل کیا جاوے یا مسلمان بنایا جاوے" اور اسکے صفحہ ۹۲ سے صفحہ ۱۰۴ تک بجواب چند سوالات یہ ثابت کیا ہے کہ "ہندوستان دارالحرب ہے" مسلمانون کے جو شہر کافرون کے ہاتھ مین ہین انکو بزور شمشیر ان سے چھوڑانا مسلمانونپر واجب ہے۔ مسلمانون کا کافرون کے شہرون مین رہنا۔ اور انکی ملازمت کرنا۔ اور انسے دوستی رکھنا۔ اور ان کے قوانین کو عدل کہنا کفر ہے"۔ اور اسی قسم کی اور باتین انگریزون کے حق مین لکھی ہین کہ مزید برآن متصور

نہین جیسے لفظ "شیطان خبیث" وغیرہ وغیرہ۔

اس کتاب کی نسبت بھی یہ کہنا تو سچ ہے کہ یہ مضامین اسمین درج ہین مگر یہ سچ نہین ہے کہ وہ مضامین نواب صاحب نے خود لکھی ہین۔ اور نواب صاحب کی غرض اِن مضامین کو مشتہر کرنے سے یہ ہے کہ انگریزون کے برخلاف مسلمانون مین اشتعال پیدا ہو۔ وہ مضامین غیر ہین۔ نواب صاحب محض انکے ناقل ہین۔

پہلا مضمون جو صفحہ ۸۸ سے صفحہ ۹۱ تک منقول ہے سید حسن بن جلال یمنی کا ہے اور اسکے رسالہ بانیان کا ترجمہ۔ چنانچہ ہدایۃ السایل کے صفحہ ۹۱ سطر ۱ مین اسکا نام موجود بھی موجود ہے۔

دوسرے مضامین جو صفحہ ۹۴ سے صفحہ ۱۰۴ تک منقول ہین وہ سید عبدالباری یمنی کے رسالہ سیف تبار کا لفظ بلفظ ترجمہ ہے انکا ذکر و حوالہ گو ہدایۃ السایل مین نواب صاحب نے نہین دیا۔ مگر اپنی دوسری کتاب "عبرۃ" مین جسکو ہدایۃ السایل سے تیرہ سال ۹۴ھ مین اونہون نے چھپوایا اور اسمین بصفحہ ۱۰۴ اصل عبارت سیف تبار کو نقل کیا ہے اسکا نام لیا اور حوالہ دیا۔ یہ دونو اصل رسالے (بانیان۔ اور سیف تبار) بھی ہمارے پاس موجود ہین۔ اور جو چاہے اُسکو ہم دکھا سکتے ہین۔

نواب صاحب کا ان رسایل کو ترجمہ کرکے اپنی کتاب ہدایۃ السایل مین نقل کرنا اور اوسکے ساتھ اپنی کسی قسم کی رائے موافق یا مخالف ظاہر نکرنا بعینہ ایسا ہے جیسا ہمارے ان ہی نکتہ چین بھائی اخبار نویسون کا مہدی سودان کے اشتہارات و خطوط کو یا روس کے مخالف کارروایون کو اپنے اخبارون مین درج کرنا۔ اور اُسپر اپنی کسی قسم کی رائے ظاہر نکرنا ہے۔ جسکو کوئی ترغیب جہاد و بغاوت نہین کہتا۔

نواب صاحب کی غرض اِن مضامین کو اپنی کتاب مین درج کرنے سے ہمارے قیاس و تجربہ و کانشنس کی شہادت سے صرف اپنی جامعیت اور ہمہ دانی اور ہر مسئلہ مین حاضر جوابی کا

اظہار رہے۔ اسکے سوائے اس سے انکی کوئی غرض گورنمنٹ کے مخالف یا موافق نہین ہے اس قسم کی بلا تحقیق (بلا تائید و تردید) مضامین کے انکی کتابون مین درج ہونے کا ایک سبب اور بھی ہے جسکو ہم آزادی اور راست بازی سے ظاہر کرنا چاہتے ہین۔ اور نواب صاحب اور اونکے مقلد دوستون سے اسکے بیان سے پہلے معافی مانگ کر یہ استدعا کرتے ہین کہ وہ ہم کو اس سبب کے اظہار و بیان مین حق گو و معذور سمجھین۔ طاعن و مخالف نواب صاحب خیال کرین نواب صاحب ہمارے مہربان دوست ہین مگر حق اونسے بھی زیادہ دوست ہے لہذا ہم اُنکے پاس خاطر حق کو نہین چھوڑ سکتے۔

وہ سبب یہ ہے

کہ نواب صاحب کو اپنے تصانیف مین تحقیق و تدقیق کا التزام نہین صرف جمع و تالیف اُنکو پیش نظر رہتی ہے۔ لہذا وہ ہر قسم کے مسایل کو محقق ہون۔ خواہ غیر محقق مناسب و ضروری ہون خواہ غیر مناسب و غیر ضروری اپنی تصانیف مین درج کر دیتے ہین۔ یہ امر صرف ان ہی مسایل مین نہین پایا جاتا جنکو گورنمنٹ سے تعلق ہے۔ بلکہ بعض مذہبی اور علمی مسایل مین بھی انکا یہی حال ہے۔ یہی وجہ ہے کہ انکے ہم عصرون و ہم چشمون (مولوی عبدالحی صاحب لکھنوی وغیرہ علماء) نے انکی تصانیف پر سخت نکتہ چینی کی ہے اور انکے بعض مسایل مین غلطی و تحقیق سے مخالفت ایسی ثابت کر دکھائی ہے کہ اسکو نواب صاحب نے بھی مان لیا ہے اور صاف لکھدیا ہے کہ ہم صرف ناقل ہین ہم کو اس سے بحث نہین کہ فلان امر مین حق و صحیح کونسا قول ہے۔ جب بعض علمی اور مذہبی مسایل مین انکا بلا تحقیق اقوال غیر کو نقل کرنے کا یہ حال ہے تو ان مسایل مین جنکو گورنمنٹ اور پولیٹکل حالات سے تعلق ہے انکا اقوال غیر کو بلا رد و قدح نقل کرنا کون سے قسم کے اعتراض کا محل ہے۔

پولیٹکل معاملات اور ملکی حالات اور وقتی ضروریات و غیر ضروریات سے تو ہمارے نواب صاحب محض سادگی اور ناواقفی مین مبتلا ہین اور ایسے مضامین کے نتایج سے بالکل

ناآشنا۔ لہذا اِن مسایل کے نقل بلا تحقیق مین وہ اور بھی معذور رکھے جانے کے مستحق ہین اور اُنکی اشاعت سے اِنپر یہ گمان کہ وہ اسمین ترغیب بغاوت و فساد کی نیت رکھتی ہین بالکل صحیح نہین ہے۔

اسپر ایک روشن دلیل جسکی تسلیم سے کوئی منصف مزاج انکار نہ کرسکے یہ ہے کہ ہی کتاب ہدایت السایل مین اور جو اسکے بعد اونہون نے کتابین تالیف کی ہین مسایل مذکورہ بالا کے مخالف یہ مسایل بھی اُنہون درج کئے ہین۔

(۱) ہندوستان کے بلاد دارالاسلام ہین نہ دارالحرب (جس سے سبھی مسایل مندرجہ صفحہ ۹۴ لغایت صفحہ ۱۰۴ بکلیہ رد ہوتے ہین۔

(۲) برٹش گورنمنٹ سے ہندوستان کے تمام رؤسا و رعایا کا ہمیشہ کے لئے معاہدہ دوستی ہوچکا ہے۔ لہذا ہندوستان کے کسی شخص کو برٹش گورنمنٹ سے جہاد کرنا اور اس معاہدہ کو توڑنا جایز نہین ہے۔

(۳) جو غدر ۱۸۵۷ء مین برٹش گورنمنٹ سے مفسدون نے سلوک کیا وہ فساد تھا نہ جہاد۔

(۴) ہندوستان کو دارالحرب سمجھنے والون کو بھی اس ملک مین رہکر گورنمنٹ سے مخالفت کرنا جایز نہین ہے۔

(۵) اسوقت جہاد کی شرطین بالکل مفقود ہین۔ لہذا ملک ہند مین کلکتہ سے پشاور تک اور رسندہ سے دکہن تک کوئی شخص برٹش گورنمنٹ سے جہاد نہین کرسکتا۔

(۶) برٹش گورنمنٹ عادل ہے۔ اور خیرخواہ امن جوئے عامہ خلایق ہے وغیرہ وغیرہ۔

کتاب ہدایتہ السایل مین بصفحہ (۱۳۱) آپنے یہ چوالیسوان سوال لکھا ہے کہ اسلامی ریاستین جو ہند مین ہین جیسے حیدرآباد دکن و بہوپال وغیرہ دارالحرب ہین یا دارالاسلام پھر اسکے جواب مین یہ ثابت کیا ہے کہ یہ بلاد اور جملہ بلاد ہندوستان دارالاسلام ہین نہ

دار الحرب اور اسپر کتب فقہ کے متعدد اقوال و عبارات نقل کر کے انکے خاتمہ مین بصفحہ ۱۳۳ بطور نتیجہ یہ لکھا ہے کہ "چون ہندوستان عموماً و ریاست اسلامیہ خصوصاً نزد امام اعظم دار الحرب نیست بنا بر علی ذلک ہجرت ہم ازینجا واجب نخواہد بود کہ اذ لیس فلیس × × × × وفی الحال مختار و فتوائے مشاہیر فقہاء حنفیہ ہند مثل علمائے دہلی و رامپور و بھوپال و جز آن ہمین است کہ مملکت ہند خصوصاً ریاسات اسلامیہ آن دار الاسلام است نہ دار الحرب بعض معاصرین نوشتہ اند الاحتیاط ان تجعل ہذہ البلاد دار الاسلام وان کانت السلاطین فی الظاہر ہولاء الشیاطین* واللہ اعلم"

اور کتاب موائد العوائد مین بصفحہ (۴۰) احادیث ممانعت غدر کو بسط و تفصیل سے نقل کر کے آپ نے فرمایا ہے "فقہ این احادیث کبیرہ بودن غدر و نقض عہد است خواہ با مسلمان باشد یا نامسلمان و ہمین است مختار جمہور اہل علم و برین است عمل اہل اسلام قدیماً و حدیثاً - و ازینجاست کہ ملوک و سلاطین و رؤسا با ہر کہ از اہل دولت و حکومت معاہدہ دوستی و مہادنہ عدم حرب و جز آن میکنند در حفظ آن عہود و مواثیق تا آخر زمان میکوشند و نقض آنرا خلاف شرع اسلام و منافی انصاف و داخل گناہ بزرگ و بیوفائی میشناسند و این معاہدہ کہ میان ملوک و رؤساء صورت می بندد رعایائے آن ریاست نیز در آن بدلالت تضمن و التزامی داخل می باشند و ایفائے آن عہد واجب است بر ذمہ ہمہ ایشان گو ذکر عہد رعایا در وقت آن معاہدہ نیامدہ باشد چہ رئیس معاہد گویا از طرف ہمگنان عہد مے بندد نہ از طرف ذات خود تنہا و معاہدہ و مہادنہ او عین اقرار و اعتراف تابعان اوست دیدہ باشی کہ در زمان غدر ہند لشکریان دولت برطانیہ منحرف شدند و آنچہ کردند براہ نادانی کردند اما رؤساء ہند ہمچنان بر معاہدہ

* اس قسم کے الفاظ سے بھی ہمارے اسلامی بھائی نواب صاحب کا باغی ہونا نکالتے ہین مگر یہ نہین سوچتے کہ یہ کسکے الفاظ ہین اور نہ یہ سوچتے ہین کہ مذہب کے لحاظ سے وہ حضرات خود انگریزون کو کیا سمجھتے ہین - ہم گمان نہین کر سکتے کہ وہ انکو دل سے ایسا نہ سمجھتے ہون - اور دین حق پر جانتے ہون پہر انکا دوسرے کے حق مین ان الفاظ کے سبب زبان طعن دراز کرنا کب مناسب ہے -

خود استوار ماندند و ہمین است شایان شان ایشان و در خور و حکم دین و ایمان ایشان و ہر کہ خلاف آن کردہ و بکند وے نہ تنہا نزد حکام مجرم قرار یافتہ و یابد بلکہ در دین خود نیز غادر و ناقض عہد و ناکث عقد و مرتکب کبیرہ باشد و آنچہ در پاداش آن روز محشر بیند ماورا این آفت است پس گویا کہ اینکس ہم درین جہان خود را از بند ایمان و عدل بیرون کردہ و ہم آن جہان را بر خود فاسد ساختہ و چون مضے مدت عہد در وفا بعہد و عدم غدر در شرع معتبر است پس بر ذمہ ہمت ہر معاہد خواہ رئیس کدام ریاست باشد یا رعوی کدام دولت واجب است کہ تا آن مدت معہود اندیشہ نقض عہد معقود بخاطر نگذرانند و ظاہر آن است کہ عہود و مواثیق روسا ہند با دولت برطانیہ نسلاً بعد نسل و بطناً بعد بطن معقود شدہ است و بہ مسایل چند مربوط گشتہ کہ در عہدنامہائے ہر واحد از انہا مبسوط است پس این زمرۂ امرا و جماعۂ رؤسا را کہ معاہد اند باین عہود مضبوط و موبد ہرگز نمے رسد کہ سر مو از مواثیق و اعترافات محررہ مقبولہ طرفین بر گردند و خود را بشکستن این اقرارات و اختیار غدرات و ایثار جہادات و نحو آن رسوائی دنیا و آخرت گردانند و بپاداش آن در ہر دو جہان خوار و بیمقدار گردند۔"

اور اسی کتاب (موائد العوائد) مین بصفحہ ۳۴ آپ نے لکہا ہے مناقب جہاد در راہ خدا کہ در قرآن و کتب دین وارد ست ثبوت فضیلت و ترتب اجر موعود بر آن منوط است بحصول شرائط و احکام صادقہ آن ورنہ چنین جہاد کہ امروز عامہ مسلمین آنرا سبب فوز خود بہ نجات و بلوغ بدرجہ شہادت کبرے گمان مے کنند فتنہ بیش نیست و احدے از اہل علم و معرفت بشریعت اسلام بسوئے آن نرفتہ چنانچہ در زمانہ برگشتگی افواج و عساکر دولت انگلشیہ در مملکت ہند جمعے از رایان و نوابان و دیگر مردم برخاستند و با حکام فرنگ مصر کہ حرب و ضرب آراستند و بیہودہ خیال کردند کہ این جہاد است و نوبت تا آنجا رسید کہ زنان و طفلان بیچارہ را پارہ پارہ ساختند و بآتش غم و غصہ سوختند حالانکہ این حرکت بے برکت ایشان محض خلاف شرع اسلام بود و ہر کہ امروز آنچنان کند

کہ آنہا در زمان غدر کردند حکم او ہمان حکم آن کسانست چہ اہل علم اختلاف دارند در آنکہ ہندوستان بعد از در آمدن در قبضۂ اقدار حکام انگریزی دار اسلام است یا دار حرب فتوئے حنفیہ آن است کہ دار اسلام است و چون بر اسلام باقی ماند جہاد دران لغے چہ بلکہ گناہے از گناہ و کبیرہ از کبائر باشد و نزد بعضے کہ دار حرب است مثل علماء دہلی و ہر کہ موافق ایشان درین مدارک و مفاہیم است پس نزد وے نیز جہاد درین ملک با احدے خواہ حکام انگلشیہ باشند یا غیر ایشان ہرگز روا نیست بجہت آنکہ تا از دار حرب ہجرت گزیدہ رحل اقامت در مملکت دیگر از دیار اسلام نیندازند در سرزمین دار الحرب نشستہ جہاد کردن مذہب احدے از مسلمانان قدیم و حدیث نیست علاوۂ آن از برای جہاد شرط نخستین بیعت کردن است با کسی کہ اوصاف امامت بر وجہ کمال داشتہ باشد و اہل حل و عقد آنرا پسند کنند و مردم دانشمند صاحب رائے امامت او را قبول دارند و بعد از بیعت بر دست او اگر دیگرے دعوے امامت کند باغی واجب القتل باشد و دران معرکہ زن و طفل را نکشند و این ہمہ شروط در زمان غدر مذکور یک قلم مفقود بود و تا زمان حاضر و وقت موجود نیز معدوم است پس بر بنائے شریعت اسلام ہیچکے را از مسلمانان ہند درین مملکت جہاد نمودن بلکہ اندیشۂ آن در خاطر گذرانیدن نمے رسد۔"

اور کتاب روض خصیب مین بصفحہ ۱۸۷ آپنے لکہا ہے۔ "پس بالیقین میتوان گفت کہ امروز در مملکت ہند از کلکتہ تا پشاور و از گجرات سندہ تا دکن مثلاً در چہار دانگ کسے نباشد کہ معتقد جواز جہاد و قتال با دولت برٹش خواہد بود زیرا کہ شروط این عمل یکسر درین وقت درین کشور مفقود است و اجتماع آن شروط و ضوابط در مردم این روزگار خیلے دشوار مے نماید۔"

اور کتاب ترجمان وہابیہ مین (جسکو ہمارے بھائیون نے نواب صاحب کی بغاوت پر ایک دلیل ٹہرایا ہے) آپ نے بصفحہ (۷۰) اخبار تیرہوین صدی آگرہ سے نواب عبد اللطیف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی

کیفیت سالانہ

سنہ ۹۵ مین خریداران شاعۃ اللہ کی ترقی ہوئی ہے مگر صرف درجہ پنجم کی جو ماخیر سے رسالہ کو مدد دیتے ہین اور روپیہ پیسے کو دنیائے ناپاک سمجھکر اس پاک رسالہ کے عوض مین دینا جائز نہین جانتے - اور وہ مالی خریدارون کی نسبت نمبر مین نصف سے بڑھ گئے ہین -

خریداران درجہ اول و دوم تغیر و تبدل کے بعد سال گذشتہ کے برابر رہے - درجہ سوم کے (بعد تغیر و تبدل) سات گھٹے - چہارم کا ایک - (السدس)

اس سال کی آمدنی پچھلے سب سالون کی نسبت کمی پر رہی ہے جسکی میزان ایک ہزار چھ روپیہ پانچ آنہ ہے - جو رسالہ کے مصارف کے لئے مکتفی نہوئی اور ناچار اس سال تین سو روپیہ قرض لینے کی ضرورت پڑی

ہمارے خریدارون کے ذمہ آخر سنہ ۹۵ ع تک چھ سو پچاسی روپے دو آنے باقی ہین - اگر وہ خدا کا خوف کرین - انصاف و مروت کو عمل مین لاوین - قومی ہمدردی کو اپنا فرض سمجھین تو اس تین سو روپیہ قرض کا ادا ہونا مشکل نہین - مگر افسوس کا مقام ہے کہ خوف خدا - مروت - انصاف و ہمدردی تو کجا بعض حضرات کو ننگ دنیا کا بھی خیال نہین - نہ وہ فہرست نادہندون مین اپنے نام نامی کی تشہیر سے ڈرتے ہین اور نہ نالش کی دھمکی سے خوف کرتے ہین - لہذا انکے معاملہ کو ہم خدا کی سپرد کرکے اس رپورٹ مین صرف ان معاونون کو جو ہمیشہ سے رسالہ کے حامی و مربی رہے ہین اس رسالہ کی مالی حالت کیطرف توجہ دلاتے ہین اور انسے امید رکھتے ہین کہ وہ اپنی عنایت و توجہ تدیم کو کارفرما ہوکر زر واجب ادا فرمائینگے - اور رسالہ کو اس قرض سے فارغ کرینگے -

اس مالی حالت کے مقابلہ مین جو رسالہ کی معنوی (مضامین کی) حالت ہے وہ ناظرین پر مخفی نہین ہے ہم اپنے خیال مین اسکو حالت پر بحکم "کے مال مست و کے حال مست" ایسے مست و محظوظ ہین کہ اسکے مقابلہ مین اسکی مالی حالت کی کچھ پرواہ نہین کرتے اور یہ عزم رکھتے ہین کہ جب تک ہمارے ذاتی مال و اثاث سے اس رسالہ کا کام چل سکیگا ہم اس رسالہ کی اشاعت اور اپنی قوم کی خدمت سے پہلو تہی نکرینگے -

خان سی آئی۔ ای کا اور اپنا گورنمنٹ سے بغاوت کی ممانعت مین رسایل تالیف کرنا اور ہندوستان کو دار اسلام کہنا نقل کرکے بصفحہ ۷۲ کہا ہے کہ مینے جو اپنی کتابون مین مطابق مذہب حنفیہ ہندوستان کو دار الاسلام لکہا اور فقدان شرایط جہاد کا اسملک مین ذکر کیا ہے جسکا حوالہ تیرہوین صدی مین دیا گیا ہے۔ یہ تحریر میری قبل از اطلاع کے ہے اوس بحث پر جو کلکتہ مین ہوی اور اسمین مولوی عبد اللطیف خان صاحب بہادر سی آئی اے نے کوشش فرمائی اور سید احمد خان صاحب بہادر نے نکتہ چینی ڈاکٹر ہنٹر صاحب مین کتاب بنائی کیونکہ اس ریاست بہوپال مین آجتک بحث مذہبی کا کسی قوم کے ساتھ چرچا نہین ہے کہ ریاست اور اہالی ریاست کو دوسری بلاد کی بحث پر اطلاع یا شوق دیکہنے ایسی کتب کا ہو بلکہ مینے اس ۱۲۹۸ ہجری مین بضرورت ملکی نکتہ چینی مذکور وغیرہ کو دیکہا اور طرف اخبار مذکورہ کی رجوع کیا۔ اسلئے تحریرات مذکورہ کو موافق منشا اہل اسلام عموماً اور اہل حدیث کے خصوصاً پایا۔

× × × × × × × × × × × × ×

× اسی طرح جو ایک کتاب عبرۃ نام دربارہ جہاد و ہجرت بزمانہ جنگ روم و روس لکہی تھی اوسمین بھی واسطے ایقاع جہاد کے وہی شرایط مذکور ہین جنکا وجود اس زمانہ مین مفقود ہے۔ بلکہ ایک کتاب دوسری مین جسکا نام اکلیل ہے مثالاً یہ بات عربی عبارت مین اپنے اوستاذ والاستاذ مرحوم قاضی محمد بن علی شوکانی رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کی ہے کہ اقل درجہ عدل کا واسطے امام کے یہ ہے کہ مثل سرکار برٹش کے اسباب رفاہ عام مین کوشش کرے اور خیر خواہ و امن جوے عامہ خلایق ہو۔ اور بصفحہ ۷۳ کہا ہے معہذا تہمت وہابیت اور جہاد علماء حدیث پر خواہ قدماء ہون یا متاخرین محض خیال خام ہے کوئی دانشمند تجربہ کار معاملہ فہم ہرگز اسبات کو قبول نہین کرسکتا ہے کہ سوائے ان ملایون کے جو علم کامل سے جاہل اور تحقیق صحیح ہے عاطل مین کوئی شخص بھی اہل علم و معرفت سے ایسا دعوے کہ سرکار سے جہاد کرنا مذہب اسلام مین حالت موجودہ پر بالخصوص

فرض ہے یا اس وقت مین شروط جہاد موجود ہین اور اس مین بصفحہ ۷۹ کہا ہے - اور
جسطرح سید احمد خان بہادر نے بجواب ڈاکٹر ہنٹر صاحب مسئلہ جہاد کی تقریر کی ہے
ہم نے قبل از اطلاع کے اوس تقریر پر انکار مذہب وہابی کا اپنی کتاب ہدایۃ السایل مین
اولاً اور کتاب وصف خصیب مین ثانیاً اور بڑا گناہ ہونا عہد شکنی کا اور جایز نہونا جہاد کا
ہندوستان مین کتاب سوایۃ العوایۃ مین ثالثاً اور حال وہابیون کا تواریخ علماء عیسوی سے
کتاب تاج مکلل مین رابعاً لکہا ہے حسکا حاصل یہ ہے کہ یہ بغاوت جو ہندوستان مین بزانۂ
غدر ہوئی اسکا نام جہاد رکہنا اون لوگون کا کام ہے - جو اصل دین اسلام سے آگاہ نہین اور
ملک مین فساد ڈالنا - اور امن کا اُٹھانا چاہتے ہین - جب تک کوئی شخص متصف
بہ صفات امام شرعی نہو اور سب منتظمان و عقلاء ملک کا اوسپر اتفاق نہو اور وہ خاص
قریشی ہو دوسری ذات کا آدمی نہو اور سب اُسکو قبول کرین اور اُسکی اطاعت اپنے حقین مین
فرض جانین اور سب شرائط دعوت اسلام اور جزیہ و جہاد کے موجود ہون اوسوقت
جہاد ہو سکتا ہے - سوان صفات کا امام سیکڑون برس سے دنیا مین مفقود ہے - اور وہ شرائط
بالکل معدوم - مجرد موجود ہونے مسئلہ جہاد سے باوجود معدوم ہونے شروط جہاد کے
کتب اسلام مین کوئی مسلمان جہادی وہابی باغی نہین ہو سکتا "

اسی مضمون کی عبارات انکی اور تصنیفات مین بھی درج ہین جو بخوف طول منقول نہین
ہوئین ان عبارات و مسایل کو دیکہکر کس ناکس کو (بشرطیکہ انکو نواب صاحب
یا اُنکے گروہ اہلحدیث سے تعصب و عناد نہو) یقین حاصل ہو سکتا ہے کہ جو عبارات و مسایل
گورنمنٹ کے مخالف انکی کتاب ہدایۃ السایل مین رسالہ بانیان و سیف تبار سے منقول
ہوئے ہین انکی نقل سے انکی غرض گورنمنٹ کے مخالف مسلمانون مین جوش پھیلانا
اور بغاوت کی ترغیب دلانا ہرگز نہین ہے - اور نہ نواب صاحب کا دلی اعتقاد ان مسایل
کے مطابق ہے - نواب صاحب کا دلی اعتقاد ان مسایل کے موافق ہوتا اور انکی نقل

واشاعت سے جوش پھیلانا اور بغاوت کی ترغیب دلانا انکا مقصود ہوتا تو اس دلی غرض و مقصود کا خلاف اس کثرت و لعدد و زور و شور کے ساتھ انسے عمل مین نہ آتا۔ اسی کتاب ہدایۃ السایل مین اور رسالہا رسال اسکے بعد متعدد کتابون مین ان مسایل کے مخالف مسایل کو (جنمین گورنمنٹ کی اطاعت اور اس سے مخالفت کی ممانعت پائی جاتی ہے) ہندی عربی فارسی اردو زبان مین وہ مشتہر نہ کرتے۔ اور اس ذراسی موہوم وخیالی اشتعال کو وہ ہمیشہ متواتر پانی ڈالکر نہ بوجھاتے۔

انکی ان عبارات و مسایل سے (جو ہم نے انکی تصنیفات سے نقل کئے ہین) صاف اور یقینی طور سے ثابت ہوتا ہے کہ انکا دلی اعتقاد وہ نہین ہے جو ایک دو دفعہ بضمن کلام غیر انکی قلم سے نکل گیا ہے۔ بلکہ انکا دلی اعتقاد یہی ہے جو سالہا سال سے بکرات و مرات انکے دل و زبان و قلم سے نکل رہا ہے۔ اور ان مسایل بانیان وسیف تبارکی نقل سے انکا مقصود ترغیب بغاوت نہین ہے بلکہ اس سے مقصود صرف اظہار جامعیت و مہدانی و ہر مسئلہ مین حاضر جوابی ہے یا بغیر کسی غرض کے محض سادگی و نتیجہ کلام سے بے خبری و عادت عدم تحقیق و بے ضبطی کے سبب انکی قلم سے وہ مسایل غیر نکل گئے ہین۔ ہماری اس تجویز اخیر (عدم تحقیق و بے ضبطی) کا موید ہم کو انکی کتاب "العبرۃ فی مسایل الجہاد والہجرۃ" کا ایک فقرہ تحریر یہ تجویز ہذا کے بعد مل گیا ہے جسکو ہم اپنی تائید و تصدیق کے لئے نقل کرتے ہین۔ آپ اس کتاب مین بصفحہ (۱۳۹) ہندوستان کے دارالحرب یا دارالاسلام ہونے مین مختلف اقوال محدثین فقہاء نقل کرکے فرماتے ہین۔ مُیرے نزدیک یہ مسئلہ مشتبہ مسایل سے ہے جسکا حکم ایسے طور پر ظاہر نہین ہوا جس سے سینہ مین ٹھنڈک حاصل ہو۔ اور دل کی

وعندی ان ھذہ المسئلۃ من المشتبہات التی لم یظھر حکمھا علی وجہ یحصل منہ تلج الصدر ویذھب بہ عطش الفواد ولتانی حررتھا فی ھدایۃ السایل الی ادلۃ المسایل

مفیدا بالمذھب الحنفی الدال علی ان بلاد الھند دیار الاسلام وکتبتھا فی موضع اخر علی طریقۃ اھل الحدیث الدالۃ علی انھا دیار الکفر وجمعت ھنا بین الضدین والنوع لم اقطع بشیء من ذلک الغیر

پاس دور ہو یہی وجہ ہے۔ کہ تم مجھے دیکھتے ہو کہ میں نے ہدایۃ السایل میں حنفی مذہب کا پابند ہو کر لکھا ہے کہ ہند دار الاسلام ہے۔ اور جگہ محدثین کے (بعض محدثین دہلی کو مراد سمجھتے ہیں۔ جنکے اقوال نقل کئے ہیں۔ نہ کل محدثین کو) طریق پر اسکا دار الکفر ہونا بیان کیا ہے اور اس مقام (عبرہ) میں میں نے کہنہ اور پچھلی (دو نوع کے اقوال کو جمع کر دیا ہے اور کسی قول کی صحت کا یقین نہیں کیا۔"

اس عبارت میں ہماری اس تجویز کی صریح تائید ہے۔ اور اس امر کی پوری تصدیق کہ ہمارے نواب صاحب کو نقل اقوال غیر میں تحقیق حق کا التزام نہیں ہے۔ اور آپ اپنی تصانیف میں اقوال غیر مخالف اعتقاد کو بھی نقل کر دیا کرتے ہیں پھر ان مسایل کو جو بسا اوقات بینات و سیف تبار کے نہوں نقل کئے ہیں انکا دلی اعتقاد سمجھنا اور انکی اشاعت سے انکی نیابت کا نتیجہ نکالنا کیونکر انصاف ہو سکتا ہے۔ بالجملہ ان عبارات کے سبب نواب صاحب پر بغاوت کا الزام قایم کرنا کسی وجہ سے صحیح نہیں ہے۔ ہاں عدم تثبت بے ضبطی ناواقفی وغیرہ وغیرہ علمی الزام تو قایم کرو سو لایق تسلیم ہے ویس

ہمارے ایک اسلامی بھائی کا رسپانڈنٹ علیم الاخبار کلکتہ مطبوعہ یکم فروری ۸۸ء نے نواب صاحب کی ان آخری عبارات و مسایل متضمن خیر خواہی و اطاعت گورنمنٹ کی نسبت اس اخبار کے صفحہ ۷ میں یہ رائے ظاہر کی ہے کہ "یہ مسایل و عبارات ڈر کے مارے اور اسوقت لکھی گئی ہیں۔ جبکہ نواب صاحب کا انگریزوں سے جہاد کی اشتعالک میں کتابیں تصنیف کرنا۔ اور انکو ہندوستان بحکم اور روم و عرب میں بادہ شایع کرنا گورنمنٹ کو جنرل ڈیلی وغیرہ سرکاری عہدہ داروں کے ذریعہ سے معلوم ہو گیا تھا۔ اس امر پر مولوی صدیق حسن نے اطلاع پاکر پہلی کتابوں کے مخالف لکھنا شروع کیا اور اپنے ہم مشربوں کو بھی بھوپال آگرہ و لاہور میں اس سے شاید اشاعۃ السنۃ کیطرف

شمارہ ۱۰) جہاد کی برائی لکھنے پر مامور کیا"

پھر بحکم "دروغ گو را حافظہ نباشد" یہ بات بھولکر اس اخبار کے صفحہ ۸ میں اسکا خلاف کیا - اور یہ کہدیا کہ "یہ مسایل وعبارات اس بلا (سزاوار دحال) کے خوف سے لکھی اور لکھوائی گئی تھیں - جیکے سامنے ہو نیکا دس برس پیشتر سے ان کو یقین ہو چکا تھا"

ایک اور صاحب درجات عالیہ بہشت کا رسپانڈنٹ سراج الاخبار اپنے کلام منقول سابق میں عموماً اہلحدیث کے حق میں فرما چکے ہیں - کہ انکی تحریرات متضمن ممانعت جہاد صرف زبانی خوش آمد ہے - دل سے یہ لوگ گورنمنٹ سے جہاد کرنے کو فرض جانتے ہیں - انکی رائے کے مطابق نواب صاحب کی پہلی عبارات ہدایۃ السایل (جو رسالہ یمانیان و سیف تبار سے منقول ہیں) دل سے ہیں - اور یہ آخری عبارات و مسایل (جو ہم نے انکی تصانیف سے نقل کئے ہیں) صرف زبان سے - اور اسپر مولوی اسمعیل کا جہاد شاہی

اس اپیل میں ان حضرات کے مغالطات و افتراءات کا جواب دینا بھی ضروریات سے ہے

پہلے حضرت کا یہ کہنا کہ نواب صاحب نے انگریزوں سے جہاد کی ترغیب و اشتعال میں کتابیں تصنیف کرکے ہندوستان میں کم اور ممالک روم و عرب میں زیادہ شایع کی ہیں سراپا دروغ بے فروغ ہے - جس قدر ممالک روم مصر و عرب میں نواب صاحب کی کتابیں شایع ہوئی ہیں انمیں ایک کتاب بھی ایسی نہیں ہے - جسمیں انگریزوں سے جہاد کی ترغیب ہو -

---

بلہ قسطنطنیہ میں نواب صاحب کی یہ کتابیں چھپی ہیں - جنکو مہتمم المواہب نے خود بلا درخواست و ترغیب نواب صاحب اپنے ذاتی فایدہ کے لئے چھاپا ہے - منحۃ در علم لغت - لقطۃ العجلان در تاریخ - نزہۃ السکرا در علم ادب (لفظ بحر علم الخناق در علم اشتقاق مصر میں جو کتابیں اپنے چھپوائی ہیں - انکی فہرست یہ ہے - فتح الباری شرح صحیح البخاری - تفسیر فتح البیان مع تفسیر ابن کثیر - نزل الابرار در علم اوعیہ و اذکار - نیل الاوطار شرح منتقی الاخبار - خلاصہ اسماء الرجال - رسالہ وصایا ابن عربی - رسالہ بشارت باعمال صالحہ کتاب باحکام مستورات - الروضۃ الندیہ شرح الدرر البہیہ"

اس شخص کو اپنے دروغ پر ثبات و قیام اور ہمارے جرح و اعتراض پر غیرت و شرم ہو تو وہ کم سے کم اِن کتابوں مین ایک کتاب ایسی بتاوے جسمین انگریزون سے جہاد کا ذکر ہے۔ اور سکا یہ کہنا کہ یہ حال جنرل ڈیلی وغیرہ کی معرفت گورنمنٹ پر کھل گیا۔ تب نواب صاحب نے اپنی سابق تصنیفات کے برخلاف گورنمنٹ سے جہاد کی ممانعت مین کتابین تصنیف کین اول تو محض دروغ ہے۔ جنرل ڈیلی رزیڈنٹ یا کرنیل ہنری من پولیٹکل ایجنٹ کی معرفت صرف خطبہ جہاد کے سبب جسمین انگریزون کا ذکر و نشان تک نہین نواب صاحب پر اعتراض ہوا تھا۔ مضامین ہدایۃ السایل وغیرہ پر کچھ اعتراض نہین ہوا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ معافی تقصیر اشاعت خطبہ جہاد مین (جو ۲۱ مارچ ۱۸۸۱ء کو بوسطہ کرنل ہنری من ہوئی تھی) معافی تقصیر اشاعت ہدایۃ السایل کو داخل نہین سمجھا گیا چنانچہ ایک سرکاری تحریر سے معلوم ہوتا ہے۔ اسمین یہ فقرہ صاف طور پر بھی درج ہے کہ "۱۸۸۱ء مین گورنمنٹ کو اس کتاب (ہدایۃ السایل) کے وجود اور اسکی کیفیت کا علم نہ تھا۔" پھر اس شخص کا یہ کہنا کہ گورنمنٹ کو مضامین ہدایۃ السایل کا علم ہوا تب نواب صاحب نے اسکا خلاف چھاپنا شروع کیا دروغ نہین تو کیا ہے۔ ؟

ثانیاً یہ بات صحیح و راست ہے تو یہ محل تعریف ہے نہ موجب شکایت و مذمت۔ اس سے نواب صاحب کا وفادار گورنمنٹ ہونا ثابت ہوتا ہے کہ جب انکو اُن مضامین کا مخالف منشا گورنمنٹ ہونا معلوم ہوا تب اُنہون نے حسب منشا گورنمنٹ ان مضامین کا خلاف مشتہر کرنا شروع کیا۔ اس سے پہلے ان مضامین کو اُنہون نے مخالف گورنمنٹ نہین سمجھا اور نادانستگی و ناواقفی سے انکو درج کتاب کیا تھا۔ اس صورت مین اُنہون نے گویا اپنی سابق چال سے جسکو مخالف گورنمنٹ قرار دیا گیا رجوع کیا اور تھوڑے نقصان کے بدلے بہت نفع پہنچایا۔ پھر اس کارروائی لایق تعریف کے مذمت کرنا اور اطاعت گورنمنٹ کو تقیہ قرار دینا مفسدہ و مغالطہ نہین تو کیا ہے۔

اور اسکا یہ کہنا کہ آگرہ و بہوپال والا لاہور کے ہم مشرب نواب صاحب نے

بھی تب ہی سے ممانعت جہاد مین کچھ کچھ لکھنا شروع کیا ہے یہ بھی دروغ بے فروغ ہے -

آگرہ و بہوپال کے ہم شربان نواب صاحب کی تحریرات سے تو ہم واقف نہین - لاہور مین الکاہم مشرب اس قسم کے مضامین شایع کرنے والا ایک رسالہ اشاعۃ السنۃ ہے اسکی نسبت یہ گمان سراپا بہتان ہے - نواب صاحب پر اشاعت خطبہ جہاد کے سبب اعتراض تو ۱۸۸۱ء مین ہوا تھا - اور اشاعۃ السنۃ اس سے تین سال پیشتر ۱۸۷۹ء سے اس قسم کے مضامین شایع کر رہا ہے کہ گورنمنٹ انگلشیہ سے اسکے موجودہ حالت امن و آزادی پر جہاد جایز نہین ہے - (دیکھو فہرست مواضع ممانعت جہاد رسالہ اشاعۃ السنۃ جو اخبار ٹیلی جنس (انگریزی جرنل انجمن پنجاب لاہور) مطبوعہ ۲۱ دسمبر ۱۸۸۵ء مشتہر ہو چکی ہے) بلکہ اس سے بھی چار برس اور پیشتر ۱۸۷۶ء مین ایڈیٹر اشاعۃ السنۃ رسالہ اقتصاد فی مسایل الجہاد تالیف کر چکا ہے جسمین قرآن و حدیث اور فقہی دلایل سے ثابت و مدلل ہے کہ اس گورنمنٹ سے مسلمانون کا ہند کے ہون خواہ روم یا عرب کے مذہبی جہاد جایز نہین - اور اسی سال پنجاب کے عام اہلحدیث نے بذریعہ ایک عرضداشت اپنے عقیدت اطاعت گورنمنٹ کا اظہار کیا تھا جسپر گورنمنٹ کیطرف سے اسکی تایید و تصدیق مین ایک سرکلر بھی جاری ہوا تھا - جو اشاعۃ السنۃ نمبر ۹ جلد ۸ مین منقول ہو چکا ہے - بالجملہ عموماً پنجاب اور خصوصاً لاہور کے ہم شربان نواب صاحب کا وفادار و زمانبردار گورنمنٹ ہونا اور انکی تحریرات کا دلی سچائی سے اطاعت گورنمنٹ کیطرف لوگون کو بلانا اور فساد و بغاوت گورنمنٹ سے ہٹانا نواب صاحب پر اعتراض ہونے سے سالہا سال پہلے گورنمنٹ کو ثابت ہو چکا ہے اور اسپر سرکاری چٹھیات و اعزازنامون کی شہادت موجود ہے - پھر اشاعۃ السنۃ کی نسبت یہ گمان کہ وہ تب ہی سے مضامین ممانعت جہاد شایع کر رہا ہے جب سے نواب صاحب کا حال کھلا ہے بہتان نہین تو کیا ہے ہمارے بھایون کو ایسی اکاذیب کی تحریر سے شرم کرنا چاہیے وہ شرم نکریں تو ہمارے

* کتابیں لیتھو ہوئی تو ہمارے مضمون کے خاتمہ پر بھی اس فہرست کو نقل کر دینگے ۱۲

ملکی رفیقا مر اخبارون کے ایڈیٹرون اُن اکاذیب کو اپنی اخبارون مین درج کرنے سے شرم کرین اور ایسے مضامین کی اشاعت سے اپنی اخبارون کو گورنمنٹ اور عام حق پسند اشخاص کی نظرون مین ساقط الاعتبار نہ بناوین۔

اور اسکا یہ کہنا کہ نواب صاحب کا تحریرات مانع جہاد کا شایع کرنا مع جودہ سزا کے خوف سے تہا جسکے سامنے ہونیکا دس برس پیشتر اُنکو یقین ہوگیا تہا۔ اسکا دروغ ہونا اُسکے پہلے بیان سے ثابت ہے۔ اور جو اس پہلے بیان کے جواب مین لکہا گیا ہے۔ وہ بھی اسکے دروغ ہونے پر کافی دلیل ہے۔ اس سے علاوہ اسکے دروغ ہونے پر ایک اور روشن دلیل پیش کیجاتی ہے جسکی تسلیم سے کسی منصف غیر متعصب کو انکار کی گنجایش نہو وہ یہ ہے۔ کہ جن عبارات رسالہ سیف قہار کو ہدایۃ السایل مین درج کرنے پر نواب صاحب کا دس برس پیشتر یقین سزا کرنا اور اس سزا کے دفعیہ کے لئے آخری عبارات متضمن خیر خواہی گورنمنٹ شایع کرنا اس بدگمان نے تجویز کیا ہے وہ عبارات نواب صاحب کے رسالہ "عبرۃ" مین (جو ہدایۃ السایل کے تین برس بعد ۹۴ھ ہجری مین طبع ہوا ہے) درج ہین۔ نواب صاحب ان عبارات کو مخالف گورنمنٹ سمجہتے اور انپر سزا پانے کا خوف و یقین رکہتے۔ اور اُسکے دفعیہ کے درپے ہوتے تو ان عبارات کو رسالہ عبرہ مین دوبارہ درج نہ کرتے۔ دس سال پیشتر کی مآل اندیشی اور پیش بندی اور چالاکی اور زمانہ سازی کا یہ مقتضا ہرگز نہین ہے کہ اُن دس مین سے تین سال گذر جانے کے بعد اس پیش بندی کا خلاف کریں اور جس بات پر مواخذہ کا یقین کرکے اسکے دفعیہ کے درپے ہون۔ وہی بات پہر عمل مین لاوین۔ بلکہ اس تکرار و اعادہ سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ وہ ان عبارات کے اشاعت کو خلاف منشاء گورنمنٹ ہرگز نہ سمجہتے تھے۔ اس کی سزا کا یقین کرنا۔ اور اسکے دفعیہ مین کوشش کرنا بجا۔ محض سادگی و رفتار زمانہ سے ناواقفی و نتایج کلام سے

بے خبری و نقل اقوال غیر مین عدم تحقیق و بے ضبطی کے سبب وہ انکو شایع کئے ہین۔

دوسرے حضرت کے جواب مین ہم اس سے زیادہ کہنا مناسب نہین سمجھتے کہ اگر کسی فعل یا قول مین باوجود امکان نیک نیتی کے بلاوجہ بدنیتی کا گمان جایز ہے تو آپ کے مخالفین آپکی نسبت بلکہ اس اخبار کی نسبت جسکے آپ کارسپانڈنٹ ہین۔ بلکہ عام اخبارات کی نسبت جنکے ایڈیٹر حنفیہ وغیرہ مقلدین ہین یہ کہہ سکتے ہین کہ جو مضامین خیر خواہی گورنمنٹ انکی تحریرات مین وقتاً فوقتاً درج ہوتے ہین وہ سب زبانی حساب کتاب ہے دل سے یہ لوگ گورنمنٹ انگلشیہ کے سخت مخالف ہین اور اس سلطنت کے زوال کے بدل خواہان ہین۔ خدانکرے اگر اس سلطنت سے کسی اسلامی سلطنت (خصوصاً سلطان روم کا جسکو یہ لوگ اپنا خلیفہ برحق سمجھتے ہین اور انکے نام کا جمعہ و عیدین مین خطبہ پڑہتے ہین) مقابلہ ہوجاوے۔ تو یہ لوگ سب کے سب گورنمنٹ سے باغی ہوجاین اور مخالفین گورنمنٹ کو مدد دین اسکے جواب مین جوبات آپ اور آپکے احباب کہہ سکتے۔ اور اسکے ذریعہ سے اپنے مضامین و افترات خیر خواہی کا دل سے ہونا ثابت کرسکتے ہین۔ وہی بات نواب صاحب آپکے جواب مین کہہ سکتے ہین۔ اس بات کا جواب ترکی بہ ترکی تو یہ تہا کہ ہم غدر ۱۸۵۷ء کے مفصل حالات بیان کرتے اور ان حضرات مولوی صاحبان و خانصاحبان کے جو اس غدر کے بانی مبانی تھے۔ اور وہ آپ ہی کے ہم مذہب و ہم مشرب تھے۔ اہلحدیث انمین کم سے کم ایک بہی نہ تھا تفصیلی فہرست لکھتے جسپر سے آپ کو یقین ہوتا کہ جو بات آپ اہل حدیث کی نسبت صرف اپنے خیال سے کہتے ہین وہ آپ کے گروہ مین بشہادت واقعات پائی جاتی ہے۔ مگر ہم اپنے مقام اصلاح یا ریفارمیشن کیطرف نظر کرتے ہین تو وہ تفصیل لکھتے ہوئے شرماتے ہین۔ خدا لعاے آپ لوگون کو بھی شرم عطا کرے۔ اور یہ خیال نصیب کرے کہ ہم اپنے اُن پرچون مین جو محض بغرض اصلاح جاری ہوئے ہین۔ کیون فساد انگیز مضامین درج کرتے اور اہل اسلام

Digitized by Khilafat Library Rabwah.

ہمارے معاون بھی جب تک اسکی معنوی حالت کو پسند کرین اسکی معاونت کو اپنا فرض سمجھین اور اس بات کے منتظر نرہین کہ مہتمم رسالہ کا ذاتی مال واثاث خصوصاً کتب خانہ اسمین صرف ہوکر تمام ہولے تب ہم اسکی مدد کرین۔ **اور جب** وہ اسکی معنوی حالت کو ناخوشی کی نگاہ سے دیکھنے لگین تب اسپر ہمکو فوراً آگاہ کرین ہم اپنے ذاتی اور بعض اہل پسند کی استطاعت سے اسکا کام چلتا دیکھینگے تو اسکو چلاتے رہینگے ورنہ اسکو بند کردینگے۔ یہہ امر ہمدردی۔ اخوت ونصیحت اسلامی کے مخالف ہی کہ اسکے مضامین کو پسند کرین اور معاونت سے دریغ روا رکھین۔ یا اسکے مضامین کو غیر مفید سمجھکر پسند نکرین اور اسپر سکوت فرماکر پرچہ کو جاری رہنے دین اور معاونت کا نام نہ لین۔

ان معاونون کی خدمت مین جو اس رسالہ کے مضامین کو مفید اور اسکی معاونت کو اپنا قومی فرض سمجھتے ہین یہہ **التماس** کرنا بہی نامناسب نہین ہے کہ وہ اپنی آمدنی کے موافق اس رسالہ کی معاونت کرین۔ اور ہمارے ان الفاظ ٹیٹل پیج رسالہ کو کہ ان "مراتب خمسہ کا تصفیہ وتقرری خریدارون کے بیان یا ایمان پر ہے" جنکو ہم ۱۸۸۴ء سے شائع کرتے چلے آئے ہین غور سے پڑہین۔ ہمکو **معلوم** ہوا ہے کہ بعض حضرات سو سو دو سو روپیہ ماہوار تنخواہ پاتے ہین پہر وہ آٹھ آنہ ماہوار سے زیادہ معاونت پرچہ نہین کرتے ہم انکو صاف صاف کہتے ہین کہ جنکی آمدنی چالیس روپیہ ماہوار سے زیادہ معلوم ہوگی انکے نام ایک روپیہ ماہوار کے حساب سے بل جاری ہوگا۔ اسمین جو صاحب کچھہ عذر کرنا چاہتے ہین وہ بغور ملاحظہ التماس ہذا کرین۔ ورنہ اپنے آپکو ایکروپیہ ماہوار کا (جو اس رسالہ کی عام قیمت ہی) خریدار سمجھین۔

مفت خوان حضرات کی خدمت مین یہہ التماس ہی کہ خدا تعالی نے مال مکسوب مین چالیسوین حصہ (زکوۃ) سے زیادہ فرض نہین کیا۔ **مال** غنیمت سے خمس سے زیادہ نہین لیا۔ وہ حضرات اشاعۃ السنہ کی مال کو غنیمت کا مال سمجھتے ہین تو بہی وہ خمس سے زیادہ کی مستحق نہین ہین۔ لہذا ہم ان حضرات کی نمبر کو نصف سے خمس تک گھٹانا چاہتے ہین۔ **اِن** حضرات کو مناسب ہے کہ یا تو ادنی درجہ کی خریدار بنجاوین جنکو فی یوم ایک دھیلہ دینا پڑتا ہے جو کسی دال روٹی کہانیوالی پر شاق نہین ہی یا خود بخود استعفا یا معافی نامہ ارسال کرین یا ہم بذریعہ قرعہ اندازی یا اپنی تجویز کے اسمین تخفیف کرینگے۔ ہماری رائے مین وہ مولوی صاحب جو قوم مین مقتدا ہونیکے سبب ہر طرح سے معاونت کرسکتے ہین اور پہر نہین **(خوش فہمی پر ناخوشی)** کرتے اس تخفیف کی مستحق ہین۔

ہمارے مضمون "خوش فہمی" نے ہماری بعض احباب کو ناخوش کردیا اور انکو از خود رفتہ بناکر اس مضمون کے جواب

مین ناشایستہ* کلمات کہنے اور خلاف واقعہ امور تحریر کرنے پر مجبور کیا۔

اس مضمون مین ہم انکو مخاطب کرنا نہین چاہتے صرف انکی ناظرین تحریر کو ان امور کے خلاف واقعہ ہونے پر اس غرض سے مطلع کرتے ہین کہ وہ سوء ظنی و غلط فہمی سے بچین۔

پہلا امر خلاف واقعہ انکے تحریر مین یہ ہی کہ "امام ابوحنیفہ کے پیچھے پڑکر انکے محاسن کو معائب شمار کرتے ہین" اس کے خلاف واقعہ ہونے پر ہماری وہ تحریرات کافی دلائل ہین جنمین ہم ابوحنیفہ کی عیب شماری وطعن وتوہین کو بکرات ومرات بیدینی ٹہرا چکے ہین۔ دیکھو ضمیمہ سفیر ہند نمبر (۱۲) مطبوعہ ۲۲ مارچ ۱۸۷۸ء و اشاعۃ السنۃ جلد ۶ نمبر ۷ صفحہ ۱۹۸ و ۲۰۳ و نمبر ۸ صفحہ ۲۵۳ وغیرہ۔

دوسرا امر خلاف واقعہ۔ امام بخاری کو بخارے سے اسلئے نکالا گیا تہا کہ انہون نے ایک بکری کا دودہ پینے سے رضاعت ثابت کی تھی" اسکے خلاف واقعہ ہونے پر مقدمہ فتح الباری صفحہ ۵۸۱ قسطلانی جلد اول صفحہ ۴۵۔ بستان المحدثین صفحہ ۱۱۳ ترجمہ مشکوۃ شیخ عبدالحق مرحوم دہلوی کی عبارات (جنمین صاف تصریح ہی کہ امام بخاری کا امیر بخارا کے مکان مین درس حدیث نکرنا اس اخراج کا سبب ہوا ہی) کافی دلائل ہین۔

تیسرا امر خلاف واقعہ۔ مولف اشاعۃ السنۃ نے ممبر کہا ہی کہ مین علم حدیث مین حضرت عمر سے بہتر ہون" اسکے خلاف واقعہ ہونے پر ہم سردست یہ کہنا کہ "ہمنے یہ بات کبہی نہین کہی اور نہ آیندہ کہہ سکتے ہین" کافی دلیل سمجہتے ہین۔ اس سے آپ کی تسلی نہو تو ہم یہہ کہنے کو بہی تیار ہین "لعنۃ اللہ علی الکاذبین"۔ آپ سچے ہین تو اسپر آمین کہین۔ بالجہر نہ سہی آہستہ ہی سہی۔

ایک امر اس تحریر مین عقل و منطق کے مخالف کہا گیا اور ہمارے اس قاعدہ منطقیہ کو کہ "صدق شرطیہ کے لئے امکان مقدم ضروری نہین"۔ تسلیم کرکے کہا ہی کہ "قضیہ شرطیہ مین جہان تعلیق بالمحال نہو مقدم کا وجود یا امکان ضروری ہی" اور یہ نہ سمجہا کہ ہماری قضیہ قائلہ "ان کان نوح ابن الفرغانی ابن ابی مریم فلا یحمل الاعتماد علیہ" مین تعلیق بالمحال نہین تعلیق بالممکن ہی اور ابن الفرغانی کا ابن ابی مریم ہونا ممکن و مسلم ہی تو پہر اصل اعتراض کہان باقی رہتا ہی۔ افسوس! یہ علم و فہم (مدرسہ علیگڈہ کی مسجد) اور یہ ہوس نکتہ چینی اشاعۃ السنۃ اس مسجد پر کی تجویز پر جنکا عام اخبارون مین ذکر ہی ہم بہی صاد کرتے ہین اور اپنے گروہ اہلحدیث خصوصاً اسکے اعیان اہل وسعت و ثروت علی الخصوص نواب صاحب بہوپال اور بیگم صاحبہ والیہ بہوپال کی خدمت مین سفارشی ہوتے ہین کہ وہ بہی اس کار خیر مین شریک ہون اور اسکو سید احمد خان کے عقائد کی (جنمین وہ جمہور اسلام سے

* جیسے لفظ عقرب صفتی۔ نیش زنی۔ جہل مرکب وغیرہ وغیرہ۔

نواب صاحب بھوپال

اور

اُنکے ملکی یا اسلامی بھائی

(جو لارڈ ڈفرن اور سر لیپل گریفن کے حضور مین ایک اپیل ہے)

ہر کس از دست غیر نالہ کند ٭ سعدی از دست خویشتن فریاد

نواب صاحب مقیم بہوپال کے ساتھ جو سلوک **گورنمنٹ** یا عہدہ داران گورنمنٹ کی طرف سے ہوا ہے اسپر ہم کو افسوس و **شکایت نہین** کیونکہ ہم کو اسکے سبب و اصل اصول کا علم نہین۔ ہماری شکایت ہمارا افسوس اپنے ہی ان اعضا و اجزا (ملکی یا اسلامی **بہائیون**) پر ہے جو باوجود لاعلمی سبب و اصل اصول اس سلوک کے نہ صرف موجودہ سلوک پر اپنی مسرت و اتفاق ظاہر کرتے ہین۔ بلکہ اسپر "ہل من مزید" کی صدا بھی بلند کر رہے ہین اور موجودہ اور مجوزہ آیندہ سلوک کے وجوہات و اسباب وہ اپنے دل و دماغ سے نکالکر بزبان حال و قال گورنمنٹ کو یہ مشورہ دے رہے ہین کہ اسوقت تک جو کچھ اُنسے سلوک ہوا ہے یہ باوجود عدل و انصاف ہونیکے کافی نہین ہے گورنمنٹ کو کچھ اس سے بڑھکر بھی کرنا چاہئے۔ نواب کو پھانسی دینا چاہئے یا دریائے شور سے پار کسی جزیرہ رنگون وغیرہ مین بھجوا دینا۔

٭ نواب صاحب کا خطاب نوابی گو گورنمنٹ کیطرف سے جو ملا تھا۔ وہ واپس لیا گیا۔ مگر بیگم صاحبہ والیہ بہوپال نے جنکو اپنی طرف سے عطائی خطاب نوابی کا اختیار حاصل ہے۔ انسے یہ خطاب واپس نہین لیا۔ اسی نقطہ سے ہم انکو اس خطاب سے یاد کرتے ہین جو لوگ اب انکو نواب کہنے سے رک گئے ہین۔ وہ اسبات کو نہین سمجھ سکے۔

موجودہ سلوک کے وجوہات جو ان حضرات نے از خود پیش کئے ہین* - وہ رسالہ اشاعۃ السنۃ نمبر ۸ جلد (۸) اور اکثر اخبارون مین معہ جوابات درج ہو چکے ہین -

مزید برآن (جسکو وہ آیندہ کے لئے تجویز کر رہے ہین) کی وجوہات وہ یہ الزامات پیش کرتے ہین#-

(۱) نواب صاحب نے بھوپال مین آٹھ یا نو خون بھی کئے یا کرائے ہین -

(۲) مسمے دین محمد کی معرفت مہدی سودان کو روپیہ بھجوائے ہین -

(۳) مجموعہ خطب - ہدایت السایل - ترجمان وہابیہ - اقتراب الساعۃ وغیرہ وغیرہ کتابین گورنمنٹ کے مخالف تصنیف کی اور انمین گورنمنٹ سے جہاد و بغاوت کی ترغیب دی ہے -

---

* وہ الزامات یہ ہین (۱) خرابی انتظام ریاست (۲) عام رعایا پر ظلم (۳) ملازمت مین مذہبی رعایت (۴) مذاہب رعایا (ہنود و شیعہ و حنفیہ) سے بیجا تعرض (۵) بندوبست مین بیجا تشدد (جسکے سبب سے سات ہزار آدمی جلاوطن ہو گئے ہین (۶) وہابی مذہب کی تائید و اشاعت وغیرہ وغیرہ اور انکے جوابات اکثر دیسی اور بعض انگریزی اخبارات کوہ نور - رفیق ہند - شفیق ہند - مفید عام نجم الاخبار - ریاض الاخبار - اردو گائیڈ - شحنہ ہند - موج نربدا - ٹریبیون - وغیرہ وغیرہ مین - جنکی تعداد اخبار مخالفین نواب صاحب سے زیادہ ہے درج ہین - بھوپال کے اخبار دبیر الملک نے اپنے پرچہ ۱۰ جمادی الثانی ۱۳۰۳ ہجری مین اخبارات موافق و مخالف نواب صاحب کا موازنہ کرنے مین انصاف سے کام نہین لیا - بہت سے موافقین کو مخالفین مین شمار کر دیا ہے - اس امر کی تصدیق ناظرین کو اصل اخبارات یا ان اخبارات کے ملاحظہ سے ہو سکتی ہے - جنمین ان اخبارون پر ریویو کیا گیا ہے (جیسے شحنہ ہند و کوہ نور وغیرہ) - ان الزامات کے مقابلہ مین جو نواب صاحب کی حسن انتظامیان اور ریاست کی اصلاحین بیان کی گئی ہین انکی تفصیل شحنہ ہند یکم فروری ۱۸۸۶ء اور موج نربدا ۱۳ جون ۱۸۸۶ء مین ہے جو ملاحظہ کے لایق ہے -

دیکھو اخبار مشیر قیصر مطبوعہ ۳۰ مارچ ۱۸۸۶ء و شوکت ہند وغیرہ -

بعض اسلامی بھائیون نے اس اخیر الزام (ترغیب جہاد و بغاوت) مین نواب صاحب بھوپال کے ساتھ اُنکے گروہ (اہلحدیث) کے اور اعیان و اشخاص کو بھی شامل کر لیا اور گورنمنٹ کو یہ نیک مشورہ دیا ہے کہ گورنمنٹ اُنکو بھی پکڑے اور سخت سزا دی۔

ایک# اور صاحب جو اپنے آپ کو ابوالدرجات فرماتے ہین (جس سے غالباً وہ اپنا صاحب درجات عالیہ بہشت یا اسلام ہونا مراد رکھتے ہون) اس جرم بغاوت و فساد مین اس گروہ کے شامل ہونے پر یہ ایک روشن دلیل قایم کرتے ہین کہ مولانا اسمٰعیل شہید نے جہاد کیا تھا تبھی اس گروہ کا سلسلہ پہنچتا ہے۔

ان* حضرات نے یہ بھی لکھا ہے کہ آج کل گورنمنٹ انگلشیہ سے جہاد کی ممانعت مین جو اس گروہ کے لوگ رسایل و تحریرات شایع کرتے ہین۔ یہ صرف زبانی خوشامد اور خود غرضی اور دفع الوقتی ہے دل سے یہ لوگ گورنمنٹ سے جہاد کرنے کو اپنا فرض جانتے ہین۔ اور جو لوگ ہمارے گروہ (حنفی یا مقلدین) کے ہین اُنکے خیالون تک یہ مسئلہ جہاد کبھی نہین آیا۔ اور نہ کبھی بغاوت کا خیال اُنکے دماغ مین گذرا ہے۔ جہادی اور باغی صرف یہی لوگ ہین جو وہابی کہلاتے ہین۔ ہمارے ان اعضا و اخوان کے ان پرجوش بیانات و مزید سر اکے تجویزات کو دیکھ سنکر ہماری مہربان گورنمنٹ کا جوش مین نہ آنا اور موجودہ سلوک سے زیادتی کا قصد نہ فرمانا بلکہ کسیقدر آہین تخفیف§ کو کام مین لانا گورنمنٹ کیطرف سے ہمارے افسوس و شکایت کو کمیت اُٹھاتا ہے۔ بلکہ بجاے افسوس گورنمنٹ اور عہدہ داران گورنمنٹ کے دلی شکریہ پر مجبور کرتا ہے۔

* دیکھو علیم الاخبار کلکتہ یکم مارچ ۱۸۶۸ء

دیکھو سراج الاخبار جیلم مطبوعہ یکم مارچ ۱۸۶۸ء

+ دیکھو علیم الاخبار کلکتہ و سراج الاخبار جیلم مطبوعہ یکم مارچ ۱۸۶۸ء

§ ہم نے سنا ہے کہ پہلے نواب صاحب اور بیگم صاحبہ کو ایک محل مین رہنے کا حکم نہ تھا۔ اب بحکم گورنمنٹ دونو حضرت ایک محل مین رہتے ہین اور اس حکم گورنمنٹ کے بدل احسانمند ہین۔

کہ اُنہون نے نواب صاحب کی اندرونی اور اعضا کی شہادت کو انکے خلاف مین نہ سنا اور اسکو اُس مواد فاسد سے جو ایک عضو فاسد (موروم و ماؤف) سے نکلتا ہے زیادہ نہ سمجہا۔

لہذا شکایت و افسوس کو ہم اپنے ہی اعضا فاسد کا حق سمجہتے ہین گورنمنٹ یا کسی عہدہ دار گورنمنٹ کو اِس افسوس کا محل نہین ٹہرا سکتے۔ بلکہ بجائے افسوس اپنے مہربان ویسرائے لارڈ ڈفرن بالقابہ اور اپنے ملک پنجاب کے قدیم مربی سر لیپل گریفن کے تہ دل سے شکرگذار ہین کہ اُنہون نے ازراہ ترحم ہمارے نواب صاحب کو اِس درجہ سزا تک نہین پہنچایا جس درجہ تک ہمارے بہائیون نے انکا پہنچانا تجویز کیا تھا۔

اِن کے اسی ترحم کی نظر سے ہم اپنے ان بہائیونکی شکایت بطور اپیل اپنے مہربان لارڈ ڈفرن اور سر لیپل گریفن کی خدمت مین پیش کرتے ہین اور اُن سے امید رکھتے ہین کہ ہماری اِس مضمون شکایت کو پڑہکر وہ اور بھی اِن بیانات سراپا بہتانات کو نظر قبول و اعتبار سے ساقط کرینگے اور اگر کسیقدر اور کسی قسم کا مخالفانہ اثر اُن بیانات کا انکے لوح خاطر پر جاگزین ہوا ہو تو وہ ملاحظہ اِس مضمون کے بعد اُسکو محو فرمائینگے۔ اور نواب صاحب بہوپال کو خصوصاً اور گروہ اہل حدیث کو عموماً اپنی سلطنت کا سچا خیرخواہ و پورا وفادار خیال کرینگے۔

وہ شکایت یا اپیل یہ ہی جسمین انکے الزامات نمبروار ذکر کرکے انکے جوابات دے جاتے ہین۔

(۱) ہمارے بہائیون کا یہ لکہنا کہ نواب صاحب بہوپال نے آٹھ یا نو خون کئے یا کرائے ہین۔ ایسا سفید جھوٹ ہے۔ کہ اِسکے بیان و اثبات کی ضرورت نہین ہے۔

نواب صاحب کے ایما یا سازش سے بہوپال مین ایک بھی خون ہو جاتا تو ہمارے بیدار مغز و تحقیق مجسم سر لیپل گریفن صاحب بہادر پر (جنکی ادنے توجہ سے دیرینہ اور مشتبہ اور مخفی مقدمات خون اکبر علی و صلاح الدین کی حقیقت ظاہر ہوگئی)۔ اور ان لوگون کو سخت سزا دی گئی ہے اور انکے لایق و فایق آوردہ نواب عبد اللطیف خان صاحب بہادر سی۔ آئی ای۔ پر جو سابق نواب صاحب بہوپال کے کلی اور جزی امور مین درپے تفتیش و خلاف رہے وہ خون مخفی نرہتا۔

(۲) ایسا ہی دین محمد کی معرفت مہدی سوڈان کو روپیہ بہجوانا سفید جہوٹ معلوم ہوتا ہے اس جہوٹ پر سچ کا شبہ ڈالنے کے لئے ہماری ملکہ قیصر ہند کے مشیر باتدبیر اپنی اخبار* مین فرماتے ہین کہ "اگر دین محمد چالاکی سے کابل کی جانب نہ بہگا دیا جاتا تو سزا کے ملنے مین کوئی شک نہ تھا"

ہم اپنے قیصر ہند کے مشیر کو مژدہ دیتے ہین کہ وہ دین محمد تہوڑے دن ہوئے ہین کہ لاہور مین گرفتار ہوگیا ہے اور اسکا مقدمہ زیر تحقیقات ہے۔ اس مقدمہ مین جسقدر نواب صاحب بہوپال کی سازش آپ ثابت کرسکتے ہین کرین۔ اور اسپر سزا مناسب دلوائین ہم بھی جہانتک ممکن ہے آپکو مدد دینے کے لئے حاضر ہین۔ اور اپنے مہربان گورنمنٹ کے باغیون کو مدد دینے والون کے پہانسی پانی مین بدل خوش دین محمد نے جو لاہور کے جوڈیشل عدالت مین اپنا جواب لکہا ہے وہ صاف مظہر+ ہے کہ وہ نواب صاحب بہوپال کا جانی دشمن ہے نہ رازدار اور وکیل۔ آیندہ عدالت کو اور آپ جیسے مشیران سلطنت کو اختیار ہے کہ ترغیب و ترہیب کے ذریعہ سے جو چاہین نواب صاحب کے مخالف دین محمد سے کہلالین مگر یہ ملحوظ خاطر رہے کہ دین محمد کے سابق حالات§ اور عدالت بہوپال مین اسکے مقدمات ایسے ثابت

* دیکہو اخبار مشیر قیصر مطبوعہ ۴ فروری ۱۸۸۶ء جسمین بعینہ یہ الفاظ درج ہین۔

+ ہم نے ایک واقف کار کی زبان سے سنا ہے کہ اسسٹنٹ جوڈیشل لاہور کی عدالت مین دین محمد نے یہ بیان کیا تہا کہ مین گریفن صاحب کا فرستادہ ہون اور نواب صاحب بہوپال کے مخالف بعض امور کا ثبوت بہم پہونچانے کو لاہور مین آیا ہون گو اس بیان دین محمد کی گریفن صاحب نے جن سے بذریعہ تار برقی اسکا حال دریافت کیا گیا تہا۔) تائید و تصدیق نہین کی مگر اس سے یہ بات تو بخوبی ثابت ہوتی ہے کہ دین محمد نواب کا دشمن ہے اور درپے مخالفت نہ انکا ہمراز اور وکیل۔

§ دین محمد بہوپال کا باشندہ ہے پہلے ہندو (قوم کلال سے) تھا پہر مسلمان ہوا اور قدسیہ بیگم مرحوم کا (جنکی نواب صاحب اور رئیسہ سے مخالفت ہمارے ہمعصر بہی مان چکے ہین) ملازم والوگونکو دہمکا کر اور مخبری کا ڈر سنا کر روپیہ وصول کرنا اسکا پیشہ رہا ہے کہین سے اور طرح پر بہی روپیہ وصول کرتا رہا ہے چنانچہ رسالہ نصرت السنۃ بنارس مین اسکی نسبت ایک اشتہار اس مضمون کا درج ہوچکا ہے کہ "وہ بنارس والونکے کچھ روپیہ مار کر چلا آیا ہے اسکے داؤ اور فریب سے اور لوگ بچین۔"